

اہلِ قبلہ کی تکفیر

تصنیف

فخر المتکلمین، سلطان المناظرین حضرت علامہ مفتی

محمد مطیع الرحمن رضوی

ناشر

مخدوم جہاں اکیڈمی، ممبئی

اہل قبلہ کی تکفیر

تصنیف
مناظر اعظم ہند حضرت علامہ
مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی

ناشر:
مخدوم جہاں اکیڈمی، ممبئی

نام کتاب: اہلِ قبلہ کی تکفیر

مصنف: علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن مضطر رضوی پورنوی

کمپوزنگ: محمد شفیق عالم

پروف ریڈنگ: محمد شمیم اختر، محمد امجد رضا

تزئین کار: مہتاب پیامی، پیامی کمپیوٹر گرافکس، مبارکپور

تعداد: گیارہ سو

قیمت: ۵۰/روپے

ناشر: مخدوم جہاں اکیڈمی، ممبئی

---(ملنے کے پتے)---

(۱)- مخدوم جہاں اکیڈمی، گھاٹ کوپر، ممبئی۔

(۲)- مکتبہ رحمانیہ رضویہ، بریلی شریف۔

(۳)- المجمع الاسلامی، مبارکپور۔

(۴)- مولانا بابر عالم قادری، نوری مسجد کلوا تھانہ، مہاراشٹر

(۵)- مولانا عبدالحکیم، مکہ مسجد، گھاٹ کوپر، ممبئی

مصنف: ایک مختصر تعارف

فقیہ النفس، حجۃ الخلف، سلطان المناظرین، فخر المتکلمین، تاجدارِ شعر و سخن، وارث علوم امامِ علم و فن، حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن مضطر رضوی پورنوی کا شمار عصرِ حاضر کے مشاہیر علماے ربانیین میں ہوتا ہے جو اپنے علم و فضل، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت، فہم و فراست، ذکاوت و حذاقت، فقہی بصیرت و مہارت اور تصنیف و تالیف کے سبب بین الاقوامی شہرت کے حامل اور امتیازی شان رکھتے ہیں۔

ولادت:

آپ کی ولادت باسعادت ۱۴؍اکتوبر ۱۹۵۱ء کو موضع ''پچھلا''، ضلع پورنیہ بہار میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے گھر پر اور ضلع کے مدارس اسلامیہ میں حاصل کی، بعدہٗ اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ نعیمیہ مرادآباد کا رخ کیا اور یہاں کے اساتذۂ کرام سے کافیہ، قدوری، اصول الشاشی وغیرہ کا درس لیا اور سال گزار کر مظہرِ اسلام (بریلی شریف) میں داخل ہوئے اور شرح جامی، نور الانوار وغیرہ پڑھی اور پھر یہاں سے جامعہ عربیہ سلطان پور تشریف لے گئے جہاں امام علم و فن محققِ اعظم ہند حضرت علامہ شاہ خواجہ مظفر حسین رضوی قدس سرہٗ تشنگانِ علوم و معرفت کو اپنے بحرِ علم و حکمت سے سیراب کر رہے تھے، آپ ان کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے اور ان کی بارگاہ میں زانوے تلمذ تہ کیے اور ایک مدت تک ان کی صحبتِ بابرکات میں رہ کر علم منطق، علم فلسفہ، علم توقیت، علم ہیئت، علم میراث، علم معانی میں کافی عبور حاصل کیا۔ بعد ازاں دوبارہ مظہر اسلام (بریلی شریف) حاضر ہوئے اور صحیح بخاری، صحیح مسلم، تفسیرِ بیضاوی وغیرہ پڑھ کر سند فراغت حاصل کی اور ایک طویل عرصہ حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی صحبت میں رہ کر فتویٰ نویسی میں مہارت و عبور حاصل کیا۔

فقہی بصیرت:

اللہ جل مجدہٗ نے حضور فقیہ النفس کو ذہانت و فطانت و فقہی بصیرت سے نوازا ہے، ایک مرتبہ جس کتاب کو پڑھ لیتے ہیں وہ عرصہ تک آپ کے دل و دماغ میں نقش رہتی ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ آپ کا حافظہ بہت مضبوط اور قوی ہے، فقہی جزئیات پر کامل دسترس رکھتے ہیں آپ کے فتاوے تحقیق و

تدقیق، دلائل و براہین سے مزین اور بہت ہی معیاری ہوتے ہیں۔ موصوف قدیم مسائل میں تو ماہر ہیں ہی لیکن حالاتِ حاضرہ کے جدید تقاضوں کا گہرا شعور اور مسائل عصریہ کا مجتہدانہ حل پیش کرنے کی بھی اعلیٰ صلاحیت رکھتے ہیں، چنانچہ آپ نے دورِ جدید کے بہت سے پیچیدہ مسائل کا حل قرآن وحدیث ومذاہب اربعہ کی روشنی میں نہایت احسن طریقے سے پیش کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عوام وخواص میں ماہرِ فقیہ کی حیثیت سے آپ کی مقبولیت رہی ہے اور فقیہ النفس کے لقب سے آپ یاد کیے جاتے ہیں۔ آپ کی فقہی بصیرت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ حضور مفتیٔ اعظم کے تربیت یافتہ ہیں اور فقہی سیمیناروں میں آپ کی حیثیت فیصل کی ہوتی ہے۔

اساتذۂ کرام:

حضور فقیہ النفس نے جن نفوس قدسیہ سے اکتسابِ علم کیا اور جن کی بارگاہوں میں تربیت پائی اور فیوض وبرکات سے بہرہ ور ہوئے، ان کے تبحر علمی، دقت انظار، وسعت افکار کا زمانہ قائل ہے اور ان کی عظمت ورفعت اور جاہ جلال کا آفتاب خطِ نصف النہار پر گردش کررہا ہے۔ ان میں سے بعض حضرات کے اسمائے گرامی ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں تاکہ اس سے شاگرد کے مقام ومنصب کی معرفت بھی ہوجائے:

(۱)- حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں قدس سرہٗ (۲)- خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند علامہ مبین الدین رضوی امروہی قدس سرہٗ (۳)- امام علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی قدس سرہٗ (۴)- حضرت علامہ تاج الدین علیہ الرحمۃ والرضوان (۵)- حضرت علامہ تحسین رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان (۶)- حضرت علامہ طریق اللہ رشیدی علیہ الرحمۃ الرضوان (۷)- حضرت علامہ محمد یونس نعیمی قدس سرہٗ (۸)- حضرت علامہ نعیم اللہ خاں دامت برکاتہم العالیہ۔

بحیثیت مدرس:

تحصیل علم کے بعد آپ نے درس وتدریس کا آغاز مدرسہ عزیز العلوم (نانپارہ یوپی) سے کیا، اس کے علاوہ بھی آپ نے ہندوستان کے مختلف اداروں کو زینت بخشی اور تشنگانِ علوم ومعرفت کو سیراب کیا اور ہنوز یہ سلسلہ درس وتدریس جاری ہے۔

جن اداروں میں آپ نے اب تک تشنگانِ علوم نبویہ کو شرف تلمذ بخشا ان کے اسماذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

(۱)- مدرسہ عزیز العلوم (نانپارہ، یوپی) (۲)- دارالعلوم محی الاسلام (بجھرڈیہ بہار) (۳)- جامعہ حضرت بلال (بنگلور) (۴)- جامعہ لطیفیہ (رحمٰن پور بہار) (۵)- الادارۃ الاسلامیہ

حنفیہ (کھگڑا کشن گنج، بہار) (۶)- دارالعلوم نورالحق (چرا محمد پور، یوپی) (۷)- الجامعۃ الرضویہ (پٹنہ بہار) فی الحال آپ اپنے قائم کردہ ادارہ جامعہ نوریہ (شام پور) میں اپنا جوہر لٹا رہے ہیں۔

مشاہیر تلامذہ:

آپ سے اکتسابِ علم کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ ذیل میں ہم فقط آپ کے بعض مشاہیر تلامذہ کے اسمائے گرامی پر اکتفا کرتے ہیں:

(۱)- فقیہ اہلسنّت حضرت علامہ مفتی آلِ مصطفٰے مصباحی (صدر شعبہ افتا جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی) (۲)- حضرت علامہ قاضی فضل احمد مصباحی (صدر مفتی مدرسہ ضیاء العلوم بنارس) (۳)- شہیدِ راہِ بغداد حضرت علامہ اسید الحق بدایونی علیہ الرحمہ (۴)- حضرت علامہ ڈاکٹر امجد رضا امجد (صدر مفتی ادارۂ شرعیہ پٹنہ بہار) (۵)- حضرت علامہ قاضی فضلِ رسول مصباحی (مہراج گنج، یوپی) (۶)- حضرت علامہ مفتی مظفر حسین قادری (سابق صدر مفتی مرکزی دارالافتا بریلی شریف) (۷)- حضرت علامہ مولانا سید اظہر چشتی (پھپوند شریف یوپی) (۸)- حضرت علامہ ارشاد عالم بہیڑوی (یوپی) (۹)- حضرت علامہ مفتی مبشر رضا ازہر مصباحی (صدر مفتی نوری دارالافتا بھیونڈی ممبئی) (۱۰)- حضرت علامہ مفتی شرافت حسین رضوی (۱۱)- حضرت علامہ نوشاد عالم کٹیہاری وغیرہم۔

بیعت وخلافت:

آپ نے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں حضور مفتیٔ اعظم ہند کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور انھیں سے آپ کو سلاسل اربعہ کی اجازت وخلافت بھی حاصل ہے۔

بحیثیتِ مناظر:

خالقِ دوجہاں نے حضور فقیہ النفس کو بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے۔ آپ بیک وقت ممتاز محقق، بالغ نظر فقیہ، کامل مدرس، نامور مصنف اور ماہر خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ میدانِ مناظرہ کے عظیم شہسوار اور اہلسنّت کے نامور سپہ سالار بھی ہیں۔ آپ اگرچہ بہت سے علوم وفنون پر مہارت رکھتے ہیں مگر علم مناظرہ میں آپ کی شان ہی کچھ اور ہے آپ ہند و بیرون ہند ایک فاتح مناظر کی حیثیت سے اپنی شناخت رکھتے ہیں۔ جب مناظرہ کے لیے اسٹیج پر تشریف لاتے ہیں تو ایوانِ فرقِ باطلہ میں زلزلہ پیدا ہوجاتا ہے اور جب آپ بحث کرتے ہیں تو دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے ہیں جس سے فریق مخالف دندان شکن رہ جاتا ہے۔

ایک مناظر کے لیے بنیادی طور پر درج ذیل چیزیں درکار ہیں:

معقولات ومنقولات پر مہارت ہو۔
عربی زبان وادب واسلامی علوم وفنون پر دسترس رکھتا ہو۔
علم عقائداوران کے دلائل پر واقفیت ہو۔
ذہین وحاضر دماغ ہو۔
وسیع المطالعہ وقوی الحافظہ ہو۔
متحمل مزاج وبلند ہمتی ہو۔
علم مناظرہ کے بنیادی اصول وضوابط وآداب وشرائط نیز موضوع مناظرہ کے تمام بحثوں کا استحضار ہو۔
حریف کے عقائدودلائل اوران کے نقائض سے آگاہ ہو۔
حریف کی شاطرانہ چال پر عقابی نظر رکھتا ہو۔
مدمقابل کوتحقیقی والزامی جواب دینے پر قادر ہو۔
زبان وبیان پر قدرت رکھتا ہو۔

جب ہم مذکورہ صفات کے تناظر میں حضور فقیہ النفس کو دیکھتے ہیں تو بلا ریب مذکورہ صفات کا حامل ومصداق پاتے ہیں۔لہٰذا اگر آپ کومناظرِ اعظم ہند کہا جائے تو بے جانہیں ہوگا۔

اب تک آپ نے فرقِ باطلہ سے پچیس سے زائد مناظرے کیے بحمدہٖ تعالیٰ ہر مرتبہ فتح وکامرانی نے بڑھ کر آپ کے قدم چومے اور فوز ومرام نے گلے لگایا اور فرقِ باطلہ شکست سے دوچار ہوئے۔

تصانیف کے آئینے میں:

حضور فقیہ النفس نے اسلام وسنیت کے اشاعت وترویج وفرقِ باطلہ کی تردید اور عوام اہل سنت کی اصلاح کے لیے اب تک جوگراں قدر قلمی خدمات انجام دی ہیں وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

آپ نے کثرت اسفار کے باوجود فتویٰ نویسی کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر تیس سے زائد کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں کچھ زیور طباعت سے آراستہ اور کچھ غیر مطبوعہ ہیں۔علاوہ ازیں بہت سے علمی، فقہی، تحقیقی مقالے بھی آپ کے قلمِ اشہب سے منصۂ شہود پر آئے جو وقتاً فوقتاً مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہے اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔چند کتابوں کے نام ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

(۱)- شیخ کی تصویر (۲)- چاند کا مرحلہ نئے مرحلے میں (۳)- الدین المظفر (عربی مع ترجمہ) (۴)- اسکاۃ المتدی (ردِّ وہابیہ میں) (۵)- فیصلہ کن مناظرہ کا جواب (۶)-

اظہر منطق (۷)- اظہر قواعد (۸)- حرفِ آخر (مسئلہ ٹیلی ویژن پر منصفانہ جائزہ) (۹)- لاؤڈ اسپیکر کا شرعی حکم (۱۰)- اہل قبلہ کی تکفیر (۱۱)- مراسم اہل سنّت۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ مفتی صاحب قبلہ کے تمام مقالہ جات اور فتاویٰ کو ترتیب دے کر منظر عام پر لایا جائے۔

زیر نظر کتاب ''اہل قبلہ کی تکفیر'' آپ کے قلم کی جولانیت کا نتیجہ ہے جس میں آپ نے تکفیر کے اصول وضوابط پر نہایت حسیں ودلنشیں اور جامع انداز میں کلام کیا ہے۔ کتاب مذکور میں بلاشک وشبہ اس پُرفتن و پُرآشوب دور کے بہت سے مسائل کا حل وتصفیہ موجود ہے اور موصوف کی کتاب نے ان نام نہاد مفتیوں کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے جو بات بات میں تکفیر اور دوسروں کی تفسیق وتضلیل کرتے ہیں۔ یہ کتاب علمائے کرام خصوصاً مفتیانِ عظام کے لیے بہت مفید اور کارآمد ہے۔

کتاب کے آغاز میں حضرت علامہ مفتی آلِ مصطفےٰ صاحب قبلہ کا مقدمہ بھی شامل ہے جو بہت ہی تحقیقی اور کتاب کے اہم گوشوں کو محیط ہے اللہ تبارک وتعالیٰ فقیہ النفس اور فقیہ اہل سنت کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ اس کا پہلا ایڈیشن بہت پہلے جامعہ نوریہ شام پور سے شائع ہوا تھا، مگر اب اس کی افادیت ومقبولیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت مخدومِ جہاں اکیڈمی (گھاٹ کوپر ممبئی) سے ہونے جارہی ہے۔ بارگاہِ صمدیت میں دعا گو ہوں کہ مخدومِ جہاں اکیڈمی کو اور اس کے اراکین کو خوب ترقی عطا فرمائے اور اشاعت دین وسنّیت کی مزید توفیق بخشے۔ اب اخیر میں مفتی شمس الہدیٰ مصباحی (استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور) اور ادیب عصر مولانا طفیل احمد مصباحی (سب ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور) کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اپنے تاثرات سے نوازا اور عزیز مکرم مفتی محمد شمیم اختر تحسینی صاحب (نوری دارالافتا کوٹر گیٹ بھیونڈی ممبئی) اور عزیزم مولوی امجد رضا متعلّم جامعہ اشرفیہ کا بھی مشکور ہوں جنھوں نے اپنے قیمتی اوقات دے کر کتاب کی پروف ریڈنگ میں حصہ لیا۔ مولیٰ تعالیٰ اس کار خیر کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے۔

از: **محمد ابرار احمد قادری مصباحی**

ساکن ٹی ٹی ہا، پوسٹ دھمل ہاٹ، ضلع پورنیہ، بہار

۷ر جمادی الآخر ۱۴۳۸ھ

تصانیف

فقیہ النفس مناظر اعظم ہند مفتی محمد مطیع الرحمٰن مدّظلہ العالی

(۱) تنقیدی جائزہ: شرح سلام رضا پر پروفیسر کعبی صاحب کے تنقید وتبصرے کا علمی محاسبہ۔

(۲) امام احمد رضا حقائق کے اُجالے میں: مجدد اعظم، اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہٗ معاندینِ اہل سنت کے بعض بے بنیاد الزامات کا تحقیقی جواب مع مختصر سوانح حیات وتاثرات اہلِ دانش۔

(۳) تصغیر کا شرعی حکم: سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں تصغیر کے صیغوں کا استعمال کیسا ہے؟ اس کی مکمل تحقیق اور لفظ کملی پر حکم شرع کی تفصیل، کملی کے سلسلے میں اب تک کی ساری بحثوں کا نچوڑ۔

(۴) اِقامت میں سنت کیا ہے؟ اقامت میں قیام کب ہو، شروع اِقامت سے یا حی علی الفلاح کے وقت، اس موضوع پر یہ ایک بے نظیر تحریر ہے جس میں امارت شرعیہ بہار کے مفتی کے دھاندلی اور غلط حوالوں کی بنیاد پر فتویٰ نویسی کی بھی قلعی کھولی گئی ہے۔

(۵) قولِ فیصل: جماعت کی نماز میں لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اعتماد کر کے نماز کے عدم جواز کا تحقیقی بیان اور قائلینِ جواز کا بھرپور جائزہ۔

(۶) الدین المظفر: مخالفین اہل سنت کے بعض سوالوں کے تحقیقی جوابات اہل علم اور تحقیقی مزاج رکھنے والوں خاص طور سے مناظرین کے لئے ایک اہم کتاب۔

(۷) روددادِ مُناظرہ: مخالفین اہل سنت کے ایک مناظرہ کی مکمل رپورٹ۔

تأثر گرامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی دام ظلہ العالی اہلِ سنت کی نامور اور نباض شخصیات میں محتاج تعارف نہیں۔ ایک امتیازی شان یہ بھی ہے کہ آپ سرکار مرشدی الکریم مفتی اعظم قدس سرہ کے تربیت یافتہ ہیں۔ وقت کے کافی حساس مسئلہ پر آپ نے قلم اٹھایا اور عوام تو عوام، خواص تک کے ذہنی خلجان کو دور کیا اور "اہلِ قبلہ کی تکفیر" نامی کتاب سے باب تکفیر میں غلو یا افراط وتفریط کے دروازے کو بند کیا اور اس سلسلہ میں صحیح راہ دکھائی۔ یہ کتاب ان کے لیے بھی مشعل راہ ہے جو کلام مسلم میں کمزور احتمال کی بنا پر بھی تکفیر کی جرأت کر بیٹھتے ہیں۔ حتیٰ کہ بڑے قد آور اور بزرگ حضرات بھی ان کی ایک جنبش قلم پر دائرہ اسلام سے خارج کر دیے گئے۔ اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کے اس مشہور ضابطہ پر بھی غور کرنے کی زحمت گوارہ نہ کی کہ کلام مسلم میں اگر سو پہلو نکلتے ہوں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور صرف ایک احتمال ایمان کا ہو تو بھی اس کی تکفیر ہرگز نہ ہوگی۔

نیز یہ کتاب ان کے لیے بھی تازیانۂ عبرت ہے جو یہ کہتے ہیں کہ کسی کلمہ گو کو کافر نہ کہا جائے چاہے وہ کچھ بھی کہے اور کرے اور طرزِ استدلال یہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے جس نے "لا الہ الا اللہ" پڑھ لیا وہ جنتی ہے اور یہ نہ دیکھا کہ قرآن پاک کلمہ گو ہی کو کہتا ہے "لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم" (سورۃ التوبۃ: ٦٦) اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ جو کلمہ گو تھے نہ صرف تکفیر فرمائی بلکہ ان کے خلاف جہاد بھی فرمایا، اور کبھی کہتے ہیں کہ اہلِ قبلہ کی تکفیر سے سخت ممانعت ہے۔ دیکھو فقہ اکبر وغیرہ، مگر نادان نے یہ نہ سمجھا کہ اہلِ قبلہ سے مراد کون ہیں۔ انھیں صرف محدث ملا علی قاری رحمہ اللہ کی شرح فقہ اکبر دیکھ

لینی تھی، وہ فرماتے ہیں، اہلِ قبلہ سے مراد صرف وہ ہیں جو تمام ضروریات دین سے متفق ہوں اور عدم تکفیر کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ان سے کوئی کفر صادر نہ ہو بلکہ ان کے اندر علامات کفر بھی نہ ہوں۔

اور یہ کتاب ان کے لیے بھی نہایت مفید ہے جو یہ کہتے ہیں کہ امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اسماعیل دہلوی قتیل کی تکفیر نہیں کی جب کہ اس نے بارگاہِ الوہیت و رسالت میں بہت اہانت آمیز کلمات "صراطِ مستقیم، تقویۃ الایمان" وغیرہ میں کہے ہیں۔ لہٰذا "من شك في كفره و عذابه فقد كفر" کے تحت حکم امام پر پلٹتا ہے۔ پھر کیوں علامہ خیر آبادی نے بڑے شد و مد سے تکفیر فرمائی ہے۔ جب کہ تشکیک پیدا کرنے والوں کی ہفوات کا بھی قلعہ قمع کیا گیا ہے کیوں کہ ان کے کلمات کفریہ معنی کفری میں متعین متبین ہیں۔ نیز کفر فقہی، کفر کلامی، لزوم کفر، التزام کفر وغیرہ مفاہیم کو بھی کتاب میں واضح کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں کئی کتب منصۂ شہود پر آئیں جس میں فقیہ النفس شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ کی کتاب "امام احمد رضا اور تکفیر" بھی خوب ہے۔ عزیز مکرم حضرت مولانا مفتی ابرار احمد مصباحی صاحب زید مجدہ پوری جماعت کی طرف سے قابل مبارک باد ہیں کہ "اہلِ قبلہ کی تکفیر" کو جدید زیور طبع سے آراستہ کر رہے ہیں۔

خدائے تعالیٰ اس عظیم دینی خدمات کو شرف قبول بخشے اور مزید سے مزید خدمتِ دین کی توفیق رفیق سے نوازے۔

آمین بجاه حبيبه الكريم عليه افضل الصلاة والتسليم.

دعا گو

شمس الہدیٰ عفی عنہ

خادم علم شریف الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور

۱۸ / ربیع الغوث ۱۴۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم وفضل کے جبل شامخ

از: محمد طفیل احمد مصباحی، سب ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور

اکیسویں صدی کے فقہائے اسلام اور قد آور مفتیانِ عظام میں فخر المتکلّمین، سلطان المناظرین، مرجع العلما، زبدۃ الفقہا حضرت علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن مضطر رضوی دام ظلہ العالی کی ہشت پہلو شخصیت سے عوام و خواص خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ اکیسویں صدی کے فقہائے اہلِ سنت میں آپ ایک امتیازی حیثیت کے مالک ہیں۔ اس وقت ہندو پاک میں جن علما و فقہا کے علم و فضل، تحقیق و تدریس، خطابت و مناظرہ اور فقہ و افتا کا ڈنکا بجتا ہے، آپ ان میں سے ایک ہیں۔

مبدأ فیاض نے مفتی صاحب قبلہ کو بے پناہ فضائل و کمالات سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ بیک وقت عالم و فاضل، مفتی و فقیہ، محقق، مناظر، مدرس، متکلم، مفکر، منطقی و فلسفی، اصولی، ادیب اور ایک بلند پایہ نثر نگار ہیں۔

حیرت ہوتی ہے کہ ایک ذات میں بیک وقت کتنے اوصاف و کمالات جمع ہو گئے ہیں:

علم و ادراک و سخن دانی و طرزِ تحریر
ایک مرکز پہ سمٹ آئے ہیں جوہر سارے

ہندوستان میں علما و فقہا کی کمی نہیں، لیکن باشعور اور فقہ و افتا کے اصول و فروع اور اس کے جزئیات پر عقابی نظر رکھنے والے مفتیانِ کرام کی بہر حال کمی ہے۔

حضرت مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ ایک بافیض عالم اور دقیقہ سنج فقیہ و مفتی ہیں۔ فقہ اسلامی اور فقہ حنفی پر مہارت تامہ رکھنے والے آپ ایک عظیم اسکالر اور ممتاز فقیہ و مفتی ہیں۔ فقہ و شریعت کے اصول و فروع اور دلائل و جزئیات پر آپ کو جو مہارت و بصیرت اور تعمقِ نظر حاصل ہے، وہ اہلِ علم سے پوشیدہ نہیں۔

"قدر المؤلف بقدر المؤلف" کتاب سے مصنف کی قدر و قیمت اور صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مفتی صاحب کی زیر نظر کتاب "اہلِ قبلہ کی تکفیر" کا مطالعہ کرنے والا انصاف پسند قاری راقم کے دعویٰ کی صداقت کا ضرور اعتراف کرے گا۔ اس گراں قدر اور بلند پایہ تصنیف میں مفتی صاحب قبلہ ایک عظیم متکلم، ممتاز فقیہ، مایۂ ناز محقق، بے مثال منطقی و فلسفی، مناظرِ اسلام اور ایک یگانۂ روزگار اصولی کی حیثیت سے نظر آتے ہیں۔ کتاب پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اپنے وقت کے امام ابو یوسف اور اپنے دور کے علامہ قاضی محب اللہ بہاری فقہ و اصول کی لاینحل گتھیاں سلجھا رہے ہیں۔ اگر آپ کو وارثِ علومِ اعلیٰ

حضرت، جانشینِ ملک العلما اور ثانیٔ خواجۂ علم وفن کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ اس کے شواہد آپ کے ذاتِ اعلیٰ صفات میں ابھرے نقوش کی طرح نمایاں ہیں۔ حضرت ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری کے تلمیذ رشید، حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی کے آپ مایۂ ناز شاگرد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ملک العلما کا علم وفقہی جاہ وجلال اور خواجۂ علم وفن کا معقولاتی رنگ آپ کی تحریر وتقریر میں یکساں دیکھنے کو ملتا ہے۔

مفتی صاحب کی کتاب "اہلِ قبلہ کی تکفیر" کا مطالعہ کریں اور ہمارے دعویٰ کی صداقت ملاحظہ کریں۔

موجودہ مفتیانِ کرام میں مفتی مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ کو یہ امتیاز وتفرد بھی حاصل ہے کہ آپ ایک باکمال مناظر، بلند پایہ خطیب ہونے کے علاوہ رواں دواں علمی اسلوب کے مالک ادیب ونثر نگار بھی ہیں۔ آپ کی تحریر میں علمی رنگ، تحقیقی اسلوب، متکلمانہ استدلال، فقیہانہ شان اور ادبی چاشنی پائی جاتی ہے۔ موضوع کی مناسبت سے آپ کا تحریری اسلوب ومنہج بھی قابلِ دید اور لائق مطالعہ ہوتا ہے۔

شرحِ سلامِ رضا پر پروفیسر کعبی صاحب کے تنقید وتبصرے کے جواب میں آپ نے "تنقیدی جائزہ" کے نام سے جو بلند پایہ رسالہ تحریر فرما کر کعبی صاحب کا علمی محاسبہ کیا ہے، وہ علمی وتحقیقی ہونے کے ساتھ ایک ادبی مرقع بھی ہے، جس میں زبان وبیان کی چاشنی قارئین کے دلوں کو اپنی طرف بار بار کھینچتی ہے اور ادبی طبقہ کے اس خیال کی پرزور تردید کرتی ہے کہ مولوی حضرات کی تحریریں ادبی ولسانی چاشنی سے خالی ہوا کرتی ہیں۔ آپ جتنے بڑے عالم و فاضل اور فقیہ ومفتی ہیں، اتنے ہی بڑے مفکر ومحقق بھی ہیں۔ آپ کے کتب ورسائل میں تحقیقاتی رنگ غالب ہوا کرتا ہے۔ "اہلِ قبلہ کی تکفیر" میں مفتی صاحب قبلہ کی تحقیقی شان اپنے نقطۂ عروج پر دکھائی دیتی ہے۔ اس بلند پایہ علمی وتحقیقی کتاب میں آپ نے جس طرح احتمال کے معنی واقسام اور صریح کے بارے میں اپنی تحقیقاتِ انیقہ پیش فرمائی ہیں، انھیں پڑھنے کے بعد مفتی صاحب کی دقتِ نظر، محققانہ کمال اور ژرف نگاہی کا اعتراف اپنوں کے ساتھ اغیار بھی کرنے پر مجبور ہوں گے۔

غرض کہ آپ کی ذاتِ گرامی اس دور قحط الرجال میں بقیۃ السلف، عمدۃ الخلف، مجموعۂ محاسن اور علم وفضل کے جبل شامخ کی ہے۔ ارباب فقہ وافتا کے درمیان آپ ایک منفرد شناخت رکھتے ہیں۔ فقہ وافتا کے حوالے سے آپ کی تحقیقاتِ نادرہ کو اہلِ علم وافتا قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور جدید مسائل کی توضیح وتنقیح کے سلسلے میں آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جماعتِ اہلِ سنت پر آپ کا سایہ تادیر قائم رکھے اور آپ کے علم وفضل اور عمرو اقبال میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیهم التحیة والتسلیم.

محمد طفیل احمد مصباحی

خادم ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

۳؍جنوری ۲۰۱۸ء

باسمہ تعالیٰ و حمدہٖ

تقدیم

فقیہ الہند حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی
صدر شعبۂ افتا جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے: جو ہمارے قبلہ کی طرف رخ کر کے ہماری طرح نماز پڑھے وہ مسلمان ہے۔ (مشکوۃ شریف ص ۱۲، بحوالہ بخاری شریف)

دوسری حدیث میں فرمایا ہے:

”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کہنے والے کو کسی گناہ کے ارتکاب کے سبب کافر نہ کہو۔“

(مشکوۃ شریف بحوالہ ابوداؤد شریف)

منتقیٰ میں ہے:

”امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے تھے۔“

(شرح فقہ اکبر، ص:۱۸۹)

شرح مواقف میں ہے:

”جمہور فقہا و متکلمین کے نزدیک اہل قبلہ کی تکفیر نہیں جائے گی۔“

(شرح فقہ اکبر، ص:۱۸۸)

جب کہ خود خداوند قدوس نے قرآن کریم میں بہت سے کلمہ گو اور قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے کو کافر کہا ہے۔ ارشاد ہے:

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ. (توبہ:٦٦)

(بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ (کنز الایمان)

نیز ارشاد ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ. (بقرہ:۸)

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔ اور وہ ایمان والے

نہیں۔(کنزالایمان)

کسی کلمہ گو اہل قبلہ سے دین وشریعت کے خلاف کوئی امر سرزد ہوجائے تو مذکورہ احادیث و آیات اور ائمہ اعلام کے ارشادات میں بظاہر تعارض کے پیش نظر اس کے ایمان وکفر کا معاملہ بڑی اہمیت کا حامل ہوجاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اگر کبھی کسی کلمہ گو سے دین کے خلاف کوئی امر سرزد ہوا ہے تو بعض کتابوں میں اس کو صریح قرار دے کر اس شخص کی تکفیر کی گئی ہے۔اور بعض کتابوں میں اسے لزوم بتاکر تکفیر سے اجتناب کیا گیا ہے۔اور فرمایا گیا ہے "کہ کلمہ گو سے صادر ہونے والے امر میں ننانوے احتمالات بھی کفر کے ہوں،اور ایک ہی احتمال اسلام کا ہو تو بھی تکفیر سے احتراز کیا جائے گا۔"ہاں!لزوم نہیں التزام ہوجائے اور اسلامی پہلو کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے تو اب تکفیر ناگزیر ہوگی۔ایسے ہی کسی کلمہ گو اہل قبلہ سے دین کے خلاف کسی امر کا صدور ہوا،اور اس نے اپنی صفائی میں یہ کہا کہ اس امر سے بظاہر جو مفہوم ہورہا ہے وہ میری مراد نہیں۔پھر اس نے تاویل پیش کی تو بعض کتابوں میں اس کی تاویل تسلیم کرلی گئی ہے۔اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا گیا ہے،اس کے برعکس دوسری کتابوں میں اس خلافِ دین امر کو صریح قرار دے کر اس کی تاویل کو مسترد کردیا گیا ہے۔اور یہ کہہ کر تکفیر کی گئی ہے کہ صریح میں تاویل قابل قبول نہیں ہوتی،یوں ہی جب کسی کلمہ گو سے کوئی امر دین کے خلاف صادر ہوگیا،تو علمائے اعلام نے اپنی اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے کہ یہ خلاف دین امر کفر فقہی کے زمرے میں آتا ہے،کفر کلامی کے زمرے میں نہیں۔جیسا کہ حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے"شرح فقہ اکبر"میں اس کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

ماضی قریب میں شاہ اسماعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی،تنویر العینین،صراطِ مستقیم، تقویۃ الایمان نامی کتابیں لکھیں،جن کی بعض عبارتوں کو علمائے اسلام بالخصوص مجاہد آزادی حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ نے دین وشریعت کے خلاف بتاکر شاہ صاحب کی تکفیر کی۔اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔اور جب امام احمد رضا قدس سرہ کا زمانہ آیا،تو انہوں نے ان عبارتوں کو صریح قرار دینے کے باوجود ان میں لزومِ کفر بتاکر بطور فقہا تکفیر کی۔اور التزام کفر نہ مان کر بطور متکلمین تکفیر سے کفِّ لسان کیا۔

پھر مولوی قاسم نانوتوی،رشید احمد گنگوہی،خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی نے تحذیر الناس،براہین قاطعہ اور حفظ الایمان نامی کتابیں لکھیں،تو عرب وعجم کے علمائے اسلام

بالخصوص امام احمد رضا نے ان کتابوں کی بعض عبارتوں کو صریح اور التزام کفر قرار دے کر ان کے مصنفین کی تکفیر کلامی کی۔ اور فرمایا: کہ ’’جو ان لوگوں کے کفر میں شک کرے گا وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔‘‘ پھر جب ان لوگوں نے اپنی صفائی میں یہ کہتے ہوئے تاویلیں پیش کیں کہ الفاظ کے ظاہر سے جو مفہوم ہو رہا ہے وہ ہماری مراد نہیں، تو امام احمد رضا نے ان کی تاویلیں رد کر دیں اور فرمایا: کہ ’’صریح والتزام میں تاویل مقبول نہیں ہوتی۔‘‘

اس پر سب سے پہلے مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنا نام بدل کر یہ شوشہ چھوڑا کہ مولانا احمد رضا تو علمائے دیوبند کی عبارتوں کو معنی کفر میں صریح مان کر ان سے متعلق کی جانے والی تاویلوں کو مسترد اور ناقابل قبول قرار دے کر تکفیر کرتے ہیں۔ مگر مولانا اسمٰعیل دہلوی کی عبارتوں کو معنی کفر میں صریح قرار دینے کے باوجود ان کی تکفیر سے کفِّ لسان کرتے ہیں۔

نیز یہ کہ علامہ فضل حق خیر آبادی وغیرہ نے جب مولانا اسماعیل دہلوی کو کافر کہا ہے اور مولانا احمد رضا کافر نہیں کہتے۔ تو علامہ کے فتویٰ کے مطابق خود ہی کافر ٹھہرتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی اتباع میں جب بعض دوسرے حضرات نے بھی یہ آواز اٹھائی تو بیگانوں سے اپنوں تک اور عوام سے خواص تک کے درمیان یہ مسئلہ موضوع بحث بن گیا۔ اور احتمال، تاویل، صریح، لزوم، التزام، کفر فقہی اور کفر کلامی کی حقیقتوں اور ان کے احکام سے ناآشنا حضرات حیران و پریشان دار الافتاؤں کے دروازے کھٹکھٹانے لگے۔ جن دار الافتا کی طرف انہوں نے رجوع کیا، اگر وہاں سے ان کی سمجھ کے مطابق تسلی بخش جواب نہیں ملا تو خیال کرنے لگے کہ یہ ’’عقدۂ لا ینحل‘‘ ہے جو کسی سے نہیں کھل سکتا جیسا کہ محترم ڈاکٹر مولانا نوشاد عالم صاحب چشتی نے ’’اطیب البیان فی رد تقویۃ الایمان‘‘ (مصنفہ صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مرد آبادی علیہ الرحمہ) پر اپنے نہایت ہی وقیع اور فاضلانہ مقدمہ بعنوان ’’تاریخ محاسبۂ تقویۃ الایمان‘‘ میں لکھا ہے۔ ’’قائل اور قول میں لزوم و التزام کا فرق کر کے ایک مکفر المسلمین اور توہین انبیا کے مرتکب کے متعلق شرعی حکم کو مشکوک بنا دینا مناسب نہیں۔‘‘ (ص ۹۸...) دینی مدارس سے وابستہ افراد تاویلاتی دھندے کی بنیاد پر جو بھی اس کا حل نکال لیں لیکن عصری علوم سے وابستگان کو مطمئن کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔‘‘ (ص:۹۹)

اس سلسلے میں ایک استفتا آج سے کوئی دس سال قبل استاذ محترم فقیہ النفس حضرت مفتی محمد

مطیع الرحمن رضوی مدظلہ العالی کے پاس بھی پہونچا جس کا جواب انہوں نے ایجاز واختصار کوملحوظ رکھ کر نہایت ہی تدقیق وتحقیق کے ساتھ تحریر فرمایا، جوعرصہ کے بعد پہلی بار زیور طبع سے آراستہ ہوکر کتابی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ جواب میں حضرت موصوف نے مسئلہ کی دقت اور پیچیدگی کومحسوس کرتے ہوئے پہلے ان مصطلحات کا تعارف کرایا ہے جوحکم کی بنیاد ہیں۔ پھران مصطلحات کے تناظر میں مرتب ہونے والے احکام کوواضح فرمایا ہے،جس کا خلاصہ مختصرلفظوں میں درج ذیل ہے۔

کسی شے سے ایک مفہوم ظاہر ہواوراس کے علاوہ اس میں کسی دوسرے مفہوم کی بھی صلاحیت ہوتو اس شئ کومحتمل اوراس کی مذکورہ صلاحیت کواحتمال کہتے ہیں۔احتمال کی تین قسمیں ہیں۔(۱) خلاف دلیل (۲) بلا دلیل (۳) عن دلیل۔محل کے اعتبار سے احتمال کے تحقق کی تین صورتیں ہیں۔(۱) کلام میں احتمال (۲) تکلم میں احتمال (۳) متکلم میں احتمال۔اب اگر کہیں ظاہر کے برخلاف کسی دوسرے معنی کا احتمال ہوتواس کی تین صورتیں ہوں گی۔(۱) کلام، تکلم، متکلم، تینوں میں ایک ہی طرح کا احتمال (۲) ان تینوں میں سے دو میں ایک قسم کا احتمال، اور تیسری میں دوسری طرح کا احتمال (۳) تینوں میں الگ الگ قسم کےاحتمالات ہوں۔

ایک ہی طرح کا احتمال کلام، تکلم، متکلم تینوں میں ہوتو اس کے تحقق کی تین صورتیں ہیں۔دو میں ایک طرح کا احتمال ہواور تیسری میں دوسری طرح کا، تو اس کے تحقق کی اٹھارہ صورتیں ہیں۔اورتینوں میں الگ الگ قسم کے احتمالات ہوں تو اس کے تحقق کی چھ صورتیں ہیں۔اس طرح احتمالات کی کل ستائیس صورتیں ہیں۔

احتمال خلاف دلیل، فقہا و متکلمین کسی کے نزدیک قابل قبول نہیں، اور احتمال بلا دلیل توفقہا کے نزدیک قابل قبول نہیں، مگر متکلمین کے نزدیک قابل اعتبار ہے۔

متکلمین کےنزدیک صریح کا معنی ومفہوم کچھ اور ہےاورفقہائے کرام کےنزدیک کچھ اور۔

متکلمین کے نزدیک صریح کا معنی یہ ہے کہ کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں سے کسی میں ظاہر کے خلاف کا احتمال نہ عن دلیل ہو، نہ بلا دلیل، یعنی جومفہوم متبادر ہے وہ متبین ہی نہیں بلکہ متعین بھی ہو، خواہ فی حد ذاتہ متعین ہو یا متکلم اپنی مراد بتا کر متعین کردے یا استفسار پر صحیح مراد نہ بتانے سے متعین ہوجائے۔

فقہا کے نزدیک صریح کا معنی یہ ہے کہ کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں سے کسی میں ظاہر

کے خلاف کا احتمال عن دلیل نہ ہو، خواہ بلا دلیل ہو یا نہ ہو، یعنی جو مفہوم متبادر ہے وہ متبین ہو، خواہ متعین ہو یا نہ ہو۔ اس کے تحقق کی آٹھ صورتیں ہیں۔

کفر چونکہ دین کی بات کے انکار کو کہتے ہیں۔ اس لئے احتمالات کے تحقق کی مذکورہ ستائیس صورتیں کسی دینی بات میں بھی ہوسکتی ہیں اور اس دینی بات کے انکار میں بھی، تو ستائیس کو ستائیس میں ضرب دینے سے احتمالات کے تحقق کی کل سات سو انتیس صورتیں نکلتی ہیں۔ (ان ۷۲۹ صورتوں کا نقشہ کتاب کے اخیر میں شامل ہے) ان تمام صورتوں میں سے صرف ایک صورت ایسی ہے جس میں متکلمین کے نزدیک بھی دین کی صریح بات کا انکار صریح و متعین طور پر ہوجاتا ہے اسی کو التزام کفر کہتے ہیں۔

چوبیس صورتوں میں فقہا کے نزدیک دین کی صریح بات کا انکار صراحۃً ہوتا ہے اسی کو لزوم کفر سے تعبیر کرتے ہیں۔ فقہا کے نزدیک لزوم کفر بھی تکفیر کے لئے کافی ہے۔ مگر متکلمین اس کے لئے لزوم کفر کو کافی نہیں مانتے، بلکہ التزامِ کفر کو ضروری قرار دیتے ہیں افراد و اشخاص کے اختلاف سے بھی احتمالات کے تحقق میں اختلاف ہوجاتا ہے یعنی ممکن ہے کہ کسی فرد (زید) کے لحاظ سے احتمال خلافِ دلیل ہو۔ کسی فرد (بکر) کے لحاظ سے بلا دلیل اور کسی فرد (خالد) کے لحاظ سے عن دلیل ہو۔ مثلاً شوہر نے اپنی بیوی کو ''اَنْتِ بَرِیَّۃٌ'' کہا جو طلاق کے لئے الفاظ کنایہ سے ہے۔ تو سننے والے تین طرح کے افراد ہوسکتے ہیں۔ (۱) ایک وہ شخص جسے مذاکرۂ طلاق اور نیت کسی کی اطلاع نہیں۔ تو اس کے حق میں اس جملے کے اندر طلاق نہ ہونے کا احتمال ناشی عن دلیل ہوگا (۲) دوسرا وہ شخص جسے نیت کا علم تو نہیں، مگر مذاکرۂ طلاق کی خبر ہے۔ تو اس کے حق میں اس جملے سے طلاق نہ ہونے کا احتمال بلا دلیل ہوگا۔ (۳) تیسرا وہ شخص جس کو نیت طلاق کا علم ہو جائے تو اس کے حق میں اس جملے سے طلاق نہ ہونے کا احتمال بلا دلیل بھی نہ ہوگا۔

کسی کلمہ گو کی طرف کفر کی نسبت اسی وقت ہوسکتی ہے جب قائل کی زبان سے کلمۂ کفر سنا جائے یا بذریعہ تواتر قطعی خبر ملے۔ کسی چھپی ہوئی کتاب میں کسی بات کا ہونا اس کے متواتر ہونے کی دلیل نہیں۔ جس طرح افراد کے اختلاف سے احتمالات کے تحقق میں اختلاف ہو جاتا ہے، اسی طرح افراد و اشخاص کے اختلاف سے ضرورت و بداہت میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ کوئی دینی بات ایک شخص کی نظر میں ضروری و بدیہی ہو اور دوسرے کی نظر میں نظری، جس کا اثر حکم تکفیر پر بھی لازمی طور پر پڑے گا۔ اس لئے کبھی دین کی کسی

بات کے انکار کرنے والے کی تکفیر کلامی بالاتفاق ہوگی اور کبھی اس میں اختلاف ہوگا۔تکفیر کلامی میں اختلاف ہونے کی تین صورتیں ہیں۔اور تیسری صورت کی چار شقیں نکلتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ منکر کے نزدیک دینی بات میں ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل ہو، نہ احتمال بلادلیل اور منکر کی اس حالت کا علم کسی کو یقینی وحتمی ہو۔یوں ہی منکر کے انکار میں کسی کے نزدیک خلاف ظاہر کا احتمال عن دلیل ہو، نہ احتمال بلادلیل، تو اس شخص پر ایسے منکر کی تکفیر کلامی واجب ہوگی کہ اگر وہ شخص تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق ہوجائے گا۔اور منکر کے نزدیک دینی بات میں ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل تو نہیں،مگر احتمال بلادلیل ہے یا احتمال بلادلیل بھی نہیں، تو جس شخص کو منکر کی اس حالت کا علم بذریعہ سماع یا تواتر نہ ہو وہ ایسے منکر کی تکفیر کلامی نہ کرے گا۔ایسے ہی جس شخص کے نزدیک اس منکر کے انکار میں ظاہر کے خلاف کا احتمال بلادلیل ہو وہ بھی اس کی تکفیر کلامی نہ کرے گا۔

تاویل: لفظ سے ظاہر کے خلاف مراد لینے کو تاویل کہتے ہیں۔اس کی تین قسمیں ہیں (۱) باطل و متعذر (۲) فاسد و بعید (۳) صحیح وقریب ___ جس مقام پر خلاف ظاہر کا احتمال بلادلیل ہو، وہاں تاویل باطل و متعذر ہوگی۔اور جس مقام پر خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل ہو وہاں تاویل باطل و متعذر بھی ہوسکتی ہے اور فاسد و بعید بھی اور جس مقام پر ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل ہو وہاں تاویل باطل و متعذر بھی ہوسکتی ہے، فاسد و بعید بھی اور صحیح و قریب بھی ___ پھر جس طرح ظاہر کے خلاف کا احتمال خلاف دلیل بالاتفاق غیر معتبر ہے۔ اسی طرح تاویل باطل و متعذر بھی بالاتفاق غیر معتبر ہے اور جس طرح ظاہر کے خلاف کا احتمال بلادلیل کی صورت میں متکلمین توقف کرتے ہیں اور فقہا اسے نا قابل اعتبار قرار دیتے ہوئے حکم لگادیتے ہیں اسی طرح تاویل فاسد و بعید کی صورت میں بھی متکلمین سکوت کریں گے اور فقہا اسے غیر معتبر قرار دے کر حکم لگا دیں گے۔ہاں! جس طرح ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل بالاتفاق معتبر ہے اسی طرح تاویل صحیح وقریب بھی بالاتفاق معتبر ہوگی۔

مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی نے اپنی اپنی کتابوں تحذیر الناس، براہین قاطعہ، اور حفظ الایمان کی بعض عبارتوں میں دین کی صریح ویقینی باتوں کا صراحۃً ویقیناً انکار کیا ہے، جن میں تکلم، متکلم اور کلام کسی اعتبار سے بھی ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل یا بلادلیل نہیں، یہ عبارتیں معنی کفر میں صریح و متعین ہیں۔لہذا ان کے تعلق سے جو

تاویل بھی کی جائے وہ تاویل باطل ومتعذر ہوگی۔ جو بالاتفاق غیر معتبر ونا قابل قبول ہے۔ کیونکہ درحقیقت وہ تاویل نہیں تحریف ہے۔ تو جن کے نزدیک تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی متنازع فیہ عبارتوں کے تعلق سے تکلم ومتکلم اور کلام کسی اعتبار سے بھی ظاہر کے خلاف کا احتمال عن دلیل ہو، نہ بلا دلیل۔ ان پر مذکورہ چاروں افراد کی تکفیر یقینی، کلامی، اجماعی واجب ہوگی کہ اگر وہ ان افراد کی تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق ہو جائے گا۔ ہاں! جس کے نزدیک یہ تینوں امور متحقق نہیں، نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے وہ عبارتیں لکھی ہیں، یا معلوم تو ہے مگر تواتر سے معلوم نہیں، تو اس کے نزدیک تکلم میں احتمال ہوگا۔ یوں ہی یہ کتابیں اردو زبان میں ہیں اور وہ شخص اردو نہیں جانتا یا معمولی اردو جانتا ہے، مگر چونکہ وہ عبارتیں علمی اصطلاحات واسلوب پر ہیں اس لئے وہ مطالب کی تہہ تک نہیں پہونچ سکا تو اس کے حق میں کلام میں احتمال ہوگا۔ لہٰذا ایسے شخص پر ان لوگوں کی تکفیر کلامی واجب نہیں کہ وہ تکفیر نہ کرے، تو حکم کفر اس سے متعلق ہو جائے۔

لیکن یہ اس وقت ہے جب یہ نہ کہے کہ میں ان عبارتوں کو سمجھتا ہوں اور صحیح مانتا ہوں۔ کیونکہ ایسا کہنے کی صورت میں اس نے ضروریات دین کے خلاف متعین المعنیٰ عبارتوں کا التزام خود کر لیا۔ تو اب وہ متعین المعنیٰ عبارتیں خود اس کی بھی ہو گئیں۔ لہٰذا حکم کفر اس سے بھی متعلق ہو جائے گا۔

شاہ اسماعیل دہلوی کی بعض عبارتوں میں بھی دینی باتوں کا انکار ہے، جن میں تکلم اور متکلم کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال عن دلیل موجود ہے نہ بلا دلیل، ہاں! کلام کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل موجود ہے۔ اس لئے وہ عبارتیں فی حد ذاتہ معنی کفر میں متعین اور متکلمین کے بطور صریح نہیں، ہاں! معنی کفر میں متبین اور عند الفقہا صریح ہیں، اس لئے اس کا کفر کفر لزومی ہے، التزامی نہیں، لہٰذا بطور فقہا تو اس کی تکفیر ہوگی اور بطور متکلمین اس کی تکفیر سے کفِّ لسان کیا جائے گا۔

علامہ فضل حق علیہ الرحمہ وغیرہ نے شاہ اسماعیل دہلوی سے ان کی مراد پوچھی تھی۔ مگر وہ کوئی ایسا معنی بتانے سے عاجز وقاصر رہا جو کفری نہ ہو۔ اس لئے علامہ موصوف وغیرہ کے نزدیک وہ عبارتیں معنی کفر میں صرف متبین نہ رہ کر متعین ہو گئیں اور لزوم کفر سے التزام کفر ہو گیا۔ لہٰذا ان حضرات نے حکم شرع کے مطابق تکفیر کلامی کی۔

امام احمد رضا نے شاہ اسماعیل دہلوی کا زمانہ نہ پایا کہ اس سے اس کی مراد پوچھتے اور علامہ کے استفسار پر شاہ اسماعیل کا جواب نہ دے سکنے اور عاجز وساکت رہنے کا علم امام احمد

رضا کو تواتر کے طور پر نہیں ہوا۔ صرف خبر واحد کے طور پر ہوا۔ اس لئے امام احمد رضا نے شاہ اسماعیل کی تکفیر کلامی نہیں کی اور کفِ لسان فرمایا۔

ان اصولی بحثوں کے بعد بھی عام ذہنوں میں ایک سوال ابھرتا ہے کہ ائمہ اعلام کے ارشاد "من شك فى كفره وعذابه فقد كفر" (جو ایسے شخص کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے) میں لفظ من کے عموم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر شک کرنے والا حکم کفر کی زد میں ہو، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

اس سوال کا واضح جواب یہ ہے کہ کفرہٖ میں ہٖ ضمیر کا مرجع "منکر ضروریات دین" ہے۔ تو اب مطلب یہ ہوا کہ جس شخص کے نزدیک کسی کا منکر ضروریات دین ہونا قطعی و یقینی طور پر متحقق ہو جائے، پھر وہ اس کے کفر میں شک کرے تو وہ "مَنْ" کے مفہوم میں داخل ہوگا اور وہ بھی بحکم شرع کافر اور جس شخص کے نزدیک کسی کا منکر ضروریاتِ دینی ہونا قطعی و یقینی نہ ہو، خواہ احتمال فی الکلام کی وجہ سے یا احتمال فی التکلم یا احتمال فی المتکلم کی وجہ سے، تو وہ "مَنْ" کے عموم میں داخل ہی نہیں کہ حکم کفر اس سے متعلق ہو سکے۔

یہ اس تفصیل کا اجمالی خاکہ ہے جو چوہتر صفحات میں پھیلی ہوئی اور چھتیس کتاب کے حوالوں سے مزین ہے۔ ورق الٹیے اور حضرت مصنف کی تحقیق و تدقیق پر قربان جائیے کہ کس آسانی کے ساتھ اصولی انداز میں اس "عقدۂ لا ینحل" کو حل فرما دیا ہے۔ راقم السطور کا کچھ کہنا استاذ کے حق میں شاگرد کی مدح سرائی کہلائے گی۔

مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو ایمان پر قائم و دائم رکھے اور حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ حبیب رب العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اٰلہ و صحبہ اجمعین۔

آل مصطفیٰ مصباحی
خادم تدریس و افتا
جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو (یوپی)
مقام شبھنہ، پورلہ، بارسوئی، کٹیہار (بہار)

کتاب کے تعلق سے ''اطیب البیان'' کے مقدمہ نگار
جناب ڈاکٹر مولانا نوشاد عالم چشتی کی

تاثراتی تحریر

حضرت مفتی صاحب قبلہ .... سلام مسنون

خیریت طرفین مطلوب .... آپ کا ارسال کردہ کتاب کا مسودہ بنام ''اہل قبلہ کی تکفیر'' موصول ہوا۔ پڑھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کتاب کو بہت پہلے شائع ہو جانا چاہیے تھا۔ کیونکہ اس سے تکفیر کے وہ مسائل جو علمائے دیوبند اور مولوی اسماعیل دہلوی سے متعلق ہیں۔ اور عرصے سے ذہنوں کے لئے باعثِ خلجان بنے ہوئے ہیں، بالکل حل ہو جاتے ہیں۔

ان شاء اللہ المولیٰ میں اس پر تفصیل سے لکھوں گا۔ ذرا انتظار کی زحمت گوارہ کریں۔ نوازش ہوگی۔

فقط والسلام
نوشاد عالم چشتی

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

(۱) احتمال کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی صورتیں ہیں؟ پھر کون سا احتمال معتبر ہے اور کون سا نہیں؟

(۲) صریح کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۳) کفر کسے کہتے ہیں اور کفر فقہی و کلامی میں کیا فرق ہے؟

(۴) کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کسی کے نزدیک کافرِ کلامی ہو اور کسی کے نزدیک نہ ہو؟

(۵) تاویل کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ پھر کون سی تاویل کا اعتبار ہے اور کون سی تاویل کا اعتبار نہیں؟

(۶) علمائے دیوبند کا کفر کلامی ہے یا فقہی؟ وہ لوگ اپنی عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں تو ان کی تاویلیں کیوں نہیں مانی جاتیں؟

(۷) اگر کوئی احتیاطاً علمائے دیوبند کو کافر نہ کہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۸) مولوی اسماعیل دہلوی کا کفر فقہی ہے یا کلامی؟ اگر کفر فقہی ہے تو علامہ فضل حق وغیرہ نے اس کے بارے میں کیسے لکھا ہے کہ ''جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر'' اور اگر اس کا کفر کلامی ہے تو اعلیٰ حضرت نے اس کی تکفیر کیوں نہیں کی کیا اس طرح اعلیٰ حضرت علامہ فضل حق کے فتوے کی زد میں نہیں آتے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

احتمال کے معنی اور اس کے اقسام

کسی شے سے ایک بات ظاہر ہو اور اس کے علاوہ اس میں کسی دوسری بات کی بھی صلاحیت ہو تو اس شے کو محتمل اور اس کی مذکورہ صلاحیت کو احتمال کہتے ہیں۔ احتمال کی تین صورتیں ہیں (۱) خلاف دلیل (۲) بلا دلیل (۳) عن دلیل۔

فتاویٰ رضویہ کے حاشیہ میں ہے:

إذا اذعنّابشیء فإن لم یحتمل خلافه أصلا کوحد انیة الله تعالیٰ وحقانیة محمد ﷺ فیقین بالمعنی الأخص و إن إحتمل إحتمالا ناشیًا لاعن دلیل کإمکان أن یکون الذی نراہ زیدا جنّیا تشکل بشکله فبالمعنی الأعم و مثل هذا الإحتمال لانظر إلیه أصلا و لا ینزل العلم عن درجة الیقین اما الناشی عن دلیل فیجعله ظنا و الکل داخل فی الاذعان. (فتاویٰ رضویه، ج:۱، ص: ٦)

ترجمہ: کسی چیز کا ایسا اعتقاد ہو کہ اس کے خلاف کا احتمال بالکل نہ ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت، تو یہ اعتقاد یقین بالمعنی الاخص کہلاتا ہے۔ اور خلاف کا احتمال بلا دلیل ہو جیسے یہ امکان کہ جس شخص کو ہم زید کی شکل میں دیکھ رہے ہیں ہوسکتا ہے کہ وہ دراصل زید نہ ہو بلکہ جن ہو جو زید کی شکل میں متشکل ہو کر آ گیا ہو، تو یہ اعتقاد یقین بالمعنی الاعم کہلاتا ہے۔ ایسے احتمال کا لحاظ نہیں ہوتا ہے، اور وہ یقین بالمعنی الاعم کا منافی نہیں۔ ہاں! جس اذعان واعتقاد میں اس کے خلاف کا احتمال عن دلیل ہو، وہ اذعان و اعتقاد ظن ہوتا ہے۔ الغرض اعتقاد میں یقین بالمعنی الاخص یقین، بالمعنی الاعم اور ظن تینوں داخل ہیں۔

توضیح میں ہے:

اعلم أن العلماء يستعملون العلم القطعی فی معنيين أحدهما مايقطع الإحتمال أصلا كالمحكم و المتواتر .والثانی ما يقطع الإحتمال الناشی عن الدليل كا لظاهر والنص و الخبر المشهور.

(توضیح، ص:۳۴۷)

ترجمہ:اہل علم کے نزدیک علم قطعی کا اطلاق دومعنوں میں ہوتا ہے۔(۱)جس میں اس کے خلاف کا احتمال بالکلیہ نہ ہوجیسے محکم ومتواتر (۲) جسمیں اس کے خلاف کا احتمال عن دلیل نہ ہوجیسے ظاہر ونص اور خبر مشہور۔

محل احتمال:

پھر احتمال کبھی کلام یعنی بولی میں ہوتا ہے____ کبھی تکلم یعنی بولنے میں ہوتا ہےاور کبھی متکلم یعنی بولنے والے میں____ تومحل کے اعتبار سے احتمال کے تحقق کی تین صورتیں ہوئیں:

(۱) کلام میں احتمال (۲) تکلم میں احتمال (۳) متکلم میں احتمال

(۱) کلام میں احتمال کا مطلب یہ ہے کہ اثبات ودلالت یعنی معنی میں احتمال ہوجیسے ظاہر ونص میں اس کے برخلاف معنی کا احتمال۔

(۲) تکلم میں احتمال کا مطلب یہ ہے کہ اسناد وثبوت میں احتمال ہو جیسے یہ احتمال کہ ممکن ہے راوی کی طرف سے حذف وزیادت ہوگئی ہو۔

متکلم میں احتمال کا مطلب یہ ہے کہ متکلم کے حالات وکیفیات میں احتمال ہوجیسے کلام سابق کومنسوخ کردینے اوراس سے رجوع کرلینے کا احتمال۔ یا اکراہ یا نیند کی حالت میں کلام کرنے کا احتمال۔

اب اگر کہیں ظاہر کے برخلاف کسی دوسرے معنی کا احتمال ہو،تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(الف) کلام،تکلم اورمتکلم تینوں میں ایک ہی قسم کا احتمال ہو۔

(ب) دو میں ایک قسم کا احتمال ہو اور تیسرے میں دوسری قسم کا احتمال۔

(ج) تینوں میں الگ الگ قسم کے احتمالات ہوں۔

تینوں میں ایک ہی قسم کا احتمال ہو تو اس کے تحقق کی تین صورتیں ہیں:

(۱) کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں احتمال خلاف دلیل ہو۔

(۲) کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں احتمال بلا دلیل ہو۔

(۳) کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں احتمال عن دلیل ہو۔

دو میں ایک قسم کا احتمال ہو اور تیسرے میں دوسری قسم کا احتمال، تو اس کے تحقق کی اٹھارہ صورتیں ہیں۔

☆ کلام و تکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔متکلم میں عن دلیل ہو

☆ کلام و متکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔تکلم میں عن دلیل ہو

☆ تکلم و متکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔کلام میں عن دلیل ہو

☆ کلام و تکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔متکلم میں بلا دلیل ہو

☆ کلام و متکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔تکلم میں بلا دلیل ہو

☆ تکلم و متکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔کلام میں بلا دلیل ہو

☆ کلام و تکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔۔متکلم میں عن دلیل ہو

☆ کلام و متکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔۔تکلم میں عن دلیل ہو

☆ تکلم و متکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔۔کلام میں عن دلیل ہو

☆ کلام و تکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔۔متکلم میں خلاف دلیل ہو

☆ کلام و متکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔۔تکلم میں خلاف دلیل ہو

☆ تکلم و متکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔۔کلام میں خلاف دلیل ہو

☆ کلام و تکلم میں احتمال عن دلیل ہو۔۔۔متکلم میں بلا دلیل ہو

☆ کلام و متکلم میں احتمال عن دلیل ہو۔۔۔تکلم میں بلا دلیل ہو

☆ تکلم و متکلم میں احتمال عن دلیل ہو۔۔۔کلام میں بلا دلیل ہو
☆ کلام و تکلم میں احتمال عن دلیل ہو۔۔۔متکلم میں خلاف دلیل ہو
☆ کلام و متکلم میں احتمال عن دلیل ہو۔۔۔تکلم میں خلاف دلیل ہو
☆ تکلم و متکلم میں احتمال عن دلیل ہو۔۔۔کلام میں خلاف دلیل ہو

اور تینوں میں الگ الگ قسم کے احتمالات ہوں تو اس کے تحقق کی چھ صورتیں ہیں۔

☆ کلام میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔تکلم میں عن دلیل ہو۔۔۔متکلم میں بلا دلیل ہو
☆ کلام میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔۔تکلم میں خلاف دلیل ہو۔۔۔متکلم میں عن دلیل ہو
☆ کلام میں احتمال عن دلیل ہو۔۔۔تکلم میں بلا دلیل ہو۔۔متکلم میں خلاف دلیل ہو
☆ متکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔تکلم میں عن دلیل ہو۔۔۔کلام میں بلا دلیل ہو
☆ متکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔تکلم میں خلاف دلیل ہو۔۔۔کلام میں عن دلیل ہو
☆ متکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔تکلم میں خلاف دلیل ہو۔۔۔کلام میں عن دلیل ہو
☆ متکلم میں احتمال عن دلیل ہو۔۔۔تکلم میں بلا دلیل ہو۔۔۔کلام میں خلاف دلیل ہو۔

اس طرح احتمالات کے تحقق کی کل ستائیس صورتیں ہوئیں۔

احتمال خلاف دلیل در حقیقت احتمال نہیں، بلکہ زعم زاعم کے لحاظ سے اس پر احتمال کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔اس لیے جس طرح فقہائے کرام کے نزدیک اس احتمال کا اعتبار نہیں، اسی طرح متکلمین عظام کے نزدیک بھی اس احتمال کا اعتبار نہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے:

عدم إحتمال الإنصراف ولو مرجوحاً وهو اليقين بالمعنى الأخص و هو المراد فى الإعتقاديات. (فواتح الرحموت، ص:۳۲۲)

ترجمہ: خلاف کا احتمال مرجوحًا بھی نہ ہو تو یقین بالمعنی الاخص ہے اور اعتقادیات میں یہی یقین درکار ہے۔

احتمال بلا دلیل متکلمین کے نزدیک واقعۃً احتمال ہے۔اس لئے ان کے نزدیک یہ احتمال معتبر ہے۔اور فقہا کے نزدیک اس پر احتمال کا اطلاق زعم زاعم کے لحاظ سے یا تجرید کے

طور پر ہوتا ہے اس لئے ان کے نزدیک یہ احتمال معتبر نہیں۔

قمرالاقمار میں ہے:

وإحتمال المجاز بدون ظهور القرينة ليس احتمالا نا شياعن دليل فلا يضر القطعية. (قمر الأقمار، ص:۱۸)

ترجمہ: قرینہ ظاہر نہ ہوتو معنی مجازی کا احتمال عن دلیل نہیں اس لئے قطعیت کا منافی نہیں۔

اسی میں ہے:

إحتمال الإنصراف عن المعنى الموضوع له فهو ناشٍ بلا دليل فلا يعتبر. (قمر الأقمار، ص:۷۲)

ترجمہ: معنی موضوع لہ سے انصراف کا احتمال بلا دلیل ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں۔

نورالانوار میں ہے:

هو إحتمال غير ناش من دليل فلا يعتبر. (نور الانوار، ص:۹۰)

ترجمہ: یہ احتمال بلا دلیل ہے اس لئے معتبر نہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے:

المعنى الأعم و هو الذى لا يحتمل المقابل إحتمالا ناشيا عن دليل وبعد التبادر. فإحتمال عدم الإرادة كإحتمال التاويل فى النص فلا اعتدادبه. (فواتح الرحموت، ص:۳۳۸)

ترجمہ: یقین بالمعنی الاعم کا مطلب یہ ہے کہ اس میں برخلاف معنی کا احتمال عن دلیل نہ ہوتو معنی ظاہر مراد نہ ہونے کا احتمال قابل قبول نہیں، جیسے نص میں تاویل کا احتمال۔

تو احتمال بلا دلیل متکلمین کے نزدیک صراحت وتعین کا منافی ہے۔ظہور وتبیین کا منافی نہیں۔اس لئے یہ احتمال متکلم میں ہوتو علمائے متکلمین کے نزدیک وہ متکلم ظاہر ومتبین ہوگا۔صریح ومتعین نہیں۔اور یہ احتمال تکلم میں ہوتو علمائے متکلمین کے نزدیک تکلم،ظاہر و متبین ہوگا صریح ومتعین نہیں۔اسی طرح یہ احتمال کلام میں ہوتو کلام،ظاہر ومتبین ہوگا،صریح

ومتعین نہیں۔اس میں متکلم کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ہاں! متکلم سے اس کی مراد پوچھی جائے اور وہ اس احتمال بلا دلیل کو بھی اپنی مراد نہ بتائے تو مان لیا جائے گا کہ اس نے ظاہر کی نیت کی ہے اور کلام، مفسر و متعین المراد ہو جائے گا۔

حاشیہ چلپی علی شرح المقاصد میں ہے:

لو لم یصدق مثلا عند سوالها فهوكافر عند الجمهور. (ص: ٥٠٥)

ترجمہ: جو شخص مثلاً نماز کی فرضیت کے بارے میں پوچھے جانے پر اس کی تصدیق نہ کرے وہ جمہور کے نزدیک کافر ہوگا۔

شرح فقہ اکبر للعلی القاری میں ہے:

لو لم یصدق لوجوب الصلوة و حرمة الخمر عند السوال كان كافرا. (ص: ١٠٤)

ترجمہ: پوچھے جانے پر نماز کی فرضیت اور شراب کی حرمت کی تصدیق نہ کرے تو کافر ہوگا۔

صریح عندالمتکلمین:

یعنی متکلمین کے نزدیک کلام کی صراحت کے لئے اس کا مفسر ہونا ضروری ہے۔جس کی صورت یہ ہے کہ یا تو نفس کلام ہی میں دوسرے معنی کا احتمال بلا دلیل بھی نہ ہو یا دوسرے معنی کا احتمال بلا دلیل ہو تو متکلم عندالسوال وہ احتمال نہ بتا سکے۔محض ظاہر و نص ہونا کافی نہیں، کیونکہ ظاہر و نص میں تاویل کا احتمال بلا دلیل باقی رہتا ہے۔

نورالانوار میں ہے:

حکم النص وجوب العمل بالمعنی الذی وضح منه مع إحتمال تاویل كان فی معنی المجاز و هذا التاويل قد يكون فی ضمن التخصيص بأن يكون عاماً يحتمل التخصيص و قد يكون فی ضمن غيره بأن يكون حقيقة تحتمل المجاز.....و لما إحتمل هذا الإحتمال

النص كان الظاهر الذى هو دونه اولىٰ بأن يحتمله و لكن مثل هذه الإحتمالات لاتضر بالقطعية. (ص:۹۰)

ترجمہ: نص کا حکم یہ ہے کہ اس کے مطابق عمل کرنا واجب ہوگا مگر جس طرح لفظ سے معنی حقیقی مراد لینے کی صورت میں مجازی معنی مراد لینے کا احتمال بلا دلیل رہتا ہے، اس کے بر خلاف معنی مراد لینے کا بھی احتمال بلا دلیل رہے گا۔ اب اگر نص عام ہے تو اس میں تخصیص کا احتمال رہے گا اور نص حقیقت ہے تو مجاز کا احتمال رہے گا----- پھر جب احتمال بلا دلیل نص میں رہتا ہے تو ظاہر میں بدرجہ اولیٰ رہے گا۔ یہ احتمال ظاہر ونص کے قطعی ہونے کا منافی نہیں۔

صریح عند الفقہا:

ہاں! احتمال بلا دلیل فقہائے کرام کے نزدیک معتبر نہیں ہے، تو ان کے نزدیک یہ احتمال صراحت وتعین کا منافی نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ احتمال مثلاً کلام میں ہو تو بھی فقہائے کرام کے نزدیک کلام صریح ومتعین ہو جائے گا۔ اور متکلم کی نیت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ یعنی فقہائے کرام کے نزدیک کلام کی صراحت وتعین کے لئے اس کا مفسر ہونا ضروری نہیں۔ ظاہر ہونا ہی کافی ہے کیونکہ ظاہر میں اس کے برخلاف معنی کا جو احتمال رہتا ہے وہ احتمال بلا دلیل ہے۔ اور احتمال بلا دلیل فقہا کے نزدیک معتبر نہیں۔

مجمع الانہر میں ہے:

الصريح ما كان ظاهر المراد لغلبة الإستعمال. (ص:۳۱۱)

ترجمہ: صریح اس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی معنی میں غالب الاستعمال ہونے کی وجہ سے ظاہر المراد ہو۔ فتح القدیر میں ہے:

ما غلب استعماله فى معنى بحيث يتبادر حقيقتاً او مجازًا صريح.

(ص.......)

ترجمہ: جس لفظ کا استعمال کسی معنی میں اس طرح غالب ہو جائے کہ اس سے وہی متبادر ہو تو صریح ہے خواہ حقیقت ہو یا مجاز۔ ہدایہ میں ہے:

أنت طالق لا يفتقر إلى النية لأنه صريح فيه لغلبة الإستعمال ولو

نوی الطلاق عن وثاق لم یدین فی القضاء لأنه خلاف الظاهر و یدین فیما بینه و بین الله تعالیٰ لأنه نوی ما یحتمله ملتقطا.(ج:۲، ص: ۹۱،۹۰)

ترجمہ: صریح میں غلبۂ استعمال کی وجہ سے نیت کی ضرورت نہیں۔ اگر لفظ طلاق سے ''قید دین سے رہائی'' کی نیت کرے گا تو قضاءً نہیں مانا جائے گا۔ کیونکہ یہ نیت ظاہر کے خلاف ہے۔ اور عند اللہ مقبول ہوگی کیونکہ معنیٰ محتمل کی نیت کی ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

اما القاضی فلا یصدقه یقضی علیه لأنه خلاف الظاهر بلا قرینة. (ج:۳، ص:۲۵۱)

ترجمہ: قاضی طلاق واقع ہونے کا حکم دے گا ''قید دین سے رہائی'' مراد لینے کے سلسلہ میں شوہر کی بات نہیں مانے گا کیونکہ یہ معنیٰ قرینہ کے بغیر ظاہر کے خلاف ہے۔

اسی میں ہے:

فیرجع جانب الطلاق فی کلامه ظاهر افلا یصدق فی الصرف عن الظاهرفلذاوقع بها قضاءً بلا توقف علی النیة کما فی صریح الطلاق إذا نوی الطلاق عن وثاق. (ج:۳، ص:۳۰۱)

ترجمہ: طلاق مراد نہ لینے کے سلسلہ میں شوہر کی بات نہیں مانی جائے گی کیونکہ یہ ظاہر کے خلاف ہے۔ شوہر اس لفظ سے معنیٰ محتمل کی نیت کرے تو بھی قضاءً طلاق واقع ہو جائے گی۔ جیسے لفظ طلاق کی صورت میں ''قید سے رہائی'' مراد لینے کے باوجود طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

اعلام میں ہے:

إذا کان محتملا لمعان کان فی بعضها أظهر حمل علیه وکذا إن استوت أو وجد لأحدهما مُرَجِّح و الإرادة و عدمها لاشغل لنابها. ملتقطا. (ص:۸)

ترجمہ: لفظ چند معنوں کے محتمل ہو اور کسی معنیٰ میں زیادہ ظاہر ہو یا سب معانی متساوی ہوں اور کسی کے لئے وجہ ترجیح ہو تو اسی معنیٰ پر محمول ہوگا۔ ہمیں ارادہ و عدم ارادہ سے

سروکار نہیں۔

احتمال عن دلیل:

متکلمین وفقہا سب کے نزدیک واقعۃً احتمال ہے۔اس لئے سب اس کا اعتبار کرتے ہیں۔لہذا یہ احتمال مثلاً کلام میں ہوتو بالاتفاق کلام صریح نہیں ہوگا۔اورسب کے نزدیک متکلم کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

اگرایں جا قرینہ باشد کہ باو راجح ترارادۂ اضافت است قضاءً حکم طلاق کنند نظرا الی الظاھر و اللہ یتولی السرائر اگرشوہرانکارآں ارادہ کند پس اورامصدق دارند۔وزن را مطلقہ نانگارند۔لکونہ امینا فی الأخبار عن نفسہ و قد أتی بما یحتملہ کلامہ.

(ج:۵، ص:۴۰۸)

ترجمہ:اگرکوئی ایسا قرینہ ہےجس سے اضافت مراد ہونا راجح ہورہاہےتو ظاہر کے اعتبار سے قضاءً طلاق کاحکم دیکر حقیقت اللہ کے سپردکردیں گے ہاں! شوہرقسم کھا کرارادۂ اضافت کا انکارکردےتو اس کی تصدیق کرلیں گےاورعورت کو مطلقہ نہیں قراردیں گے۔کیونکہ آدمی اپنے دل کی بات کا امین ہوتا ہے۔

اوروہ دل کی وہ بات بتارہاہےجس کا احتمال اس کےکلام میں موجود ہے۔

اس لئے مذکورہ بالا ستائیس صورتوں سے صرف ایک صورت ایسی ہےجس کا اعتبار متکلمین نہیں کرتے ہیں اوروہ ان حضرات کےنزدیک صریح ومتعین اورقطعی وجزمی ہونے کی منافی نہیں ۔یعنی جب کلام،تکلم اورمتکلم تینوں میں احتمال خلاف دلیل ہو۔اور باقی چھبیس صورتوں کا یہ حضرات اعتبارکرتے ہیں۔تو یہ چھبیس صورتیں ان حضرات کےنزدیک صریح و متعین اورقطعی وجزمی ہونے کی منافی ہیں۔

آٹھ صورتیں ایسی ہیں جن کا اعتبارفقہائے کرام نہیں کرتے ہیں ۔اوران کے

نزدیک یہ صورتیں صریح ومتعین اور قطعی وجزمی ہونے کی منافی نہیں۔ایک تو وہی صورت جس کا متکلمین کے نزدیک اعتبار نہیں ہے۔اور سات صورتیں یہ ہیں۔

☆ کلام، تکلم اور متکلم تینوں میں احتمال بلا دلیل ہو۔

☆ کلام وتکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔متکلم میں بلا دلیل ہو

☆ کلام ومتکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔۔تکلم میں بلا دلیل ہو

☆ تکلم ومتکلم میں احتمال خلاف دلیل ہو۔۔کلام میں بلا دلیل ہو

☆ کلام وتکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔متکلم میں خلاف دلیل ہو

☆ کلام ومتکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔تکلم میں خلاف دلیل ہو

☆ تکلم ومتکلم میں احتمال بلا دلیل ہو۔۔کلام میں خلاف دلیل ہو

فواتح الرحموت میں ہے:

مرادهم بالقطع الذی من قبیل القطع بالمعنی الأعم و هو الذی یقطع إحتمالا ناشیا عن دلیل یعد فی العرف کلا احتمال. (ص: ٥٧٤)

ترجمہ:اس مقام پر قطعی سے مراد قطعی بالمعنی الاعم ہے عرفاً اس کے تعلق سے بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں دوسرے معنی کا احتمال نہیں ہے۔حالانکہ صرف احتمال عن دلیل نہیں ہوتا ہے۔

اسی میں ہے:

الإحتمال الناشی عن دلیل هو المعتبر لامجرد الإحتمال فافهم.

(ص:٥٧٤)

ترجمہ:احتمال عن دلیل ہی معتبر ہے،نہ کہ مجرد احتمال۔نیز اسی میں ہے:

ان الظاهر قطعی عندنا بمعنی أنه لا یحتمل خلافه ناشیا عن دلیل و إن کان فیه مطلق الإحتمال. (ص: ٥٧٤)

ہمارے نزدیک ظاہر کے قطعی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں برخلاف معنی کا احتمال عن دلیل نہیں رہتا ہے،خواہ مطلق احتمال موجود رہے۔

باقی انیس صورتوں کا اعتبار فقہاے کرام بھی کرتے ہیں یعنی احتمالات کی یہ انیس صورتیں فقہاے کرام کے نزدیک بھی مانع صراحت وتعین ہیں۔

کفر چونکہ دین کی بات کے انکار کو کہتے ہیں اس لئے احتمالات کے تحقق کی یہ ستائیس صورتیں کسی دینی بات میں بھی ہوسکتی ہیں اور اس دینی بات کے انکار میں بھی تو ستائیس کو ستائیس میں ضرب دینے سے احتمالات کے تحقق کی کل ۷۲۹ رصورتیں ہوں گی، جس کا نقشہ مضمون کے اختتام پر ملاحظہ کیجیے۔

اب متکلمین کے نزدیک ان ۷۲۹ صورتوں میں سے صرف ایک صورت ایسی ہے جس میں دین کی صریح ویقینی بات کا انکار صراحۃً ویقیناً ہوگا یعنی اس دینی بات میں کلام، تکلم اور متکلم کسی اعتبار سے احتمال عن دلیل یا بلا دلیل موجود نہ ہو اسی طرح اس دینی بات کے انکار میں بھی کلام، تکلم اور متکلم کسی اعتبار سے احتمال عن دلیل یا بلا دلیل موجود نہ ہو اسی کو التزام کفر کہتے ہیں۔ (۱)

فقہا کے نزدیک چونسٹھ صورتوں میں دین کی صریح ویقینی بات کا انکار صراحتاً و یقیناً متحقق ہوگا۔ جن میں سے ایک صورت تو وہی ہے جس میں متکلمین کے نزدیک دین کی صریح و یقینی بات کا انکار صراحتاً و یقیناً متحقق ہوتا ہے۔ اور بقیہ ترسٹھ صورتیں وہ ہیں جن میں دینی بات یا دینی بات کے انکار میں کلام، تکلم اور متکلم کسی بھی اعتبار سے احتمال عن دلیل موجود نہیں مگر احتمال بلا دلیل موجود ہو۔ اس کو لزوم کفر سے تعبیر کرتے ہیں۔ (۲)

(۱-۲)- سبحان السبوح مندرج فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۶۵ بعنوان ''خاتمہ تحقیق حکم قائل میں'' میں ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ اپنے رب کے پاس سے لائے، ان سب میں ان کی تصدیق کرنا اور سچے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے۔ اور معاذ اللہ ان میں کسی بات کا جھٹلانا اور اس میں ادنیٰ شک لانا کفر۔ پھر یہ انکار جس سے خدا مجھے اور سب مسلمانوں کو پناہ دے دو طرح ہوتا ہے۔

لزومی، التزامی، التزامی یہ کہ ضروریات دین سے کسی شی کا تصریحاً خلاف کرے۔ یہ قطعاً اجماعاً کفر ہے اگرچہ نام کفر سے چڑھے اور کمال اسلام کا دعویٰ کرے۔ (بقیہ اگلے صفحے پر)

باقی چھ سو پینسٹھ صورتوں میں متکلمین وفقہا کسی کے مسلک پر بھی دین کی صریح ویقینی

(پچھلے صفحے کا بقیہ)

کفرالتزامی کے یہی معنی نہیں کہ صاف صاف اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض جہال سمجھتے ہیں۔ یہ اقرار تو بہت طوائف کفار میں بھی نہ پایا جائے گا۔ ہم نے دیکھا ہے بہیترے ہندو کافر کہنے سے چڑھتے ہیں بلکہ اس کے یہ معنی کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وہ بعینہ کفر ومخالف ضروریات دین ہو جیسے طائفہ تائفہ کا وجود جن وشیطان وآسمان ونار وجنان ومعجزات انبیا علیہم افضل الصلوۃ والسلام سے ان معنی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق صلوت اللہ وسلامہ علیہ سے متواتر ہیں، انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ وتوہمات عاطلہ کو لے کر مرنا، ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شوشے انہیں کفر سے بچائیں گے نہ محبت اسلام وہمدردئ قوم کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے۔ اور لزومی یہ کہ جو بات اس نے کہی عین کفر نہیں، مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیب مقدمات وتتمیم تقریبات کرتے لے چلئے تو انجام کار اس سے کسی ضروریٔ دین کا انکار لازم آئے جیسے روافض کا خلافت حقہ راشدہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبر وامیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکار کرنا کہ تضلیل جمیع صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرف مؤدی اور وہ قطعاً کفر۔ مگر انہوں نے صراحتاً اس لازم کا اقرار نہ کیا تھا۔ بلکہ اس سے صاف تحاشی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہل بیت عظام وغیرہم چند اکابر کرام علی مولاہم وعلیہم الصلوۃ والسلام کو زبانی دعوؤں سے اپنا پیشوا بتاتے اور خلافت صدیقی وفاروقی پر ان کے توافق باطنی سے انکار رکھتے ہیں، اس قسم کے کفر میں علمائے اہل سنت مختلف ہوگئے۔ جنہوں نے مآل مقال ولازم سخن کی طرف نظر کی، حکم کفر فرمایا اور تحقیق یہ ہے کہ کفر نہیں بدعت وضلالت وگمرہی ہے۔ و العیاذ باللہ رب العالمین.

امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ شفا شریف میں فرماتے ہیں:

من قال بالمآل لما يؤدى إليه قوله و يسوقه إليه مذهبه كفره فكانهم صر حوا عنده بما ادى إليه قولهم. و من لم يواخذ هم بمآل قولهم ولا الزمهم بموجب مذهبهم لم يراكفار هم قال لانهم إذا وقفوا علىٰ هذا قالوا لانقول بالمآل الذى الزمتموه لنا و نعتقد نحن و أنتم انه كفر بل نقول ان قولنا لا يؤل إليه على ما اصلناه فعلىٰ هذين الماخذين اختلف الناس فى اكفار اهل التاويل. و الصواب ترك اكفارهم...

اور لزوم والتزام کی یہ اصطلاح امام احمد رضا کی اپنی ایجاد کردہ نہیں۔ نبراس میں ہے:

"انه قد تقرر فى الشرح ان التزام الكفر كفر لا لزومه" (ص:۱۲۸)

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بات کا انکار صراحۃً و یقیناً متحقق نہ ہوگا۔ یعنی جن صورتوں میں دینی بات یا اس کے انکار میں کلام، تکلم اور متکلم کسی بھی اعتبار سے احتمال عن دلیل موجود ہو۔

افراد کے اختلاف سے احتمالات کے تحقق میں اختلاف:

واضح رہے کہ یہ احتمالات افراد و اشخاص کے لحاظ سے مختلف ہو سکتے ہیں یعنی ممکن ہے کہ کسی کے لحاظ سے احتمال خلاف دلیل ہو کسی کے لحاظ سے بلا دلیل اور کسی کے لحاظ سے عن دلیل۔ (۱) مثلاً جس شخص کو نیت اور مذکراۂ طلاق کا علم نہ ہو، اس کے حق میں ''أنت بر یة'' کے اندر کلام میں احتمال عن دلیل ہوگا۔ اور جس کو نیت کا علم تو نہیں مگر مذاکرۂ طلاق کا علم ہو، اس کے حق میں کلام میں احتمال بلا دلیل ہوگا۔ اور جس کو نیت طلاق کا علم ہو جائے اس کے حق میں کلام میں احتمال بلا دلیل بھی نہ ہوگا۔ یونہی جس شخص کو قائل کے قول کا علم خبر واحد کے ذریعہ ہو اس کے حق میں تکلم میں احتمال عن دلیل ہوگا۔ اور جس شخص کا ذریعۂ علم خبر مشہور ہو، اس کے

(پچھلے صفحے کا بقیہ)

حاشیۂ خیالی میں ہے:

''اللزوم غير الإلتزام ولا كفر إلا بالالتزام'' (ص: ۹۸، ۹۹)

فواتح الرحموت میں ہے:

واما لزومهم تكذيب ما ثبت قطعا انه دين محمدى فليس كفر او انما الكفر التزام ذلك. (ج:۲، ص:۳۸۷)

اسی میں ہے:

والتزام الكفر كفر دون لزومه (ج:۲، ص:۲٤٤)

اسی کی ج ۱، ص ۱۴۵ میں ہے:

لزوم الكفر ليس بكفر بل التزامه.

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے:

وضابطة الاعتقاد ان من اثبت له تعالىٰ ما هو صريح فى النقص كفر و ما هو ملزوم للنقص لم يكفر لان الاصح ان لازم المذهب ليس بمذهب (ص:۲۰۰)

(۱)۔ مسلم الثبوت کی باختلاف شرح فواتح الرحموت ج ۱، ص ۱۲، مطبوعہ پاکستان میں ہے:

والقطع يختلف الاشخا، ص. ۱۲ منه

حق میں تکلم میں احتمال بلا دلیل ہوگا۔اور جس شخص کا ذریعۂ علم خود اپنا سماع یا خبر متواتر [۱] ہو اس کے حق میں تکلم میں احتمال بلا دلیل بھی نہ ہوگا۔ایسے ہی جس باب میں اکراہ عذر ہے اس باب میں متکلم کے مکرہ ہونے یا جس باب میں نسخ ورجوع صحیح ہے اس باب میں متکلم کے کلام سابق کو منسوخ کر دینے یا اس سے رجوع کر لینے کا علم جس شخص کو خبر مشہور و مستفیض کے ذریعہ ہو اس شخص کے حق میں متکلم میں احتمال عن دلیل ہوگا۔اور جس شخص کو یہ علم خبر واحد متصل کے ذریعہ ہو اس کے حق میں احتمال بلا دلیل ہوگا۔اور جس شخص کو خبر واحد متصل کے ذریعہ بھی یہ علم نہ ہو اس کے حق میں احتمال بلا دلیل بھی نہ ہوگا۔

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے:

لایکفی فی الکفر بالانکار ان یقول له شخص او اشخاص لم یبلغوا عدد التواتر هذا واجب او حلال او حرام بل لا بدان یتواتر عنده ذلك فاذا تواتر عنده کفر بالشك او الانکار. (ص:۲۰۱)

ترجمہ: ایک شخص یا عدد تواتر سے کم چند اشخاص ہی کسی کو یہ بتائیں کہ یہ چیز فرض یا حلال یا حرام ہے اور وہ نہ مانے تو کافر نہیں ہوگا کیونکہ کفر کے لئے بطور تواتر ثبوت ضروری ہے۔ہاں کوئی بات کسی کے نزدیک بطور تواتر ثابت ہو پھر وہ شک یا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا۔

اسی میں ہے:

ان التصدیق بالمعلوم من الدین بالضروة لایشترط التصدیق به او ببعضه تفصیلا إلا لمن علمه تفصیلا بان تواتر عنده فلا بد من

---

(۱)- فواتح الرحموت ج ۲، ص ۲۱۶ میں ہے:

یجوز ان یکون المتواترات مختلفة بحسب قوم دون قوم فهذامتواتر عند من طالع کثرة الوقائع والاخبار......المتواتر لا یوجب أن الکل عالمین به الآ تری ان اکثر العوام لا یعلمون غزوة بدر اصلاً بل المتواترانما یکون متواتر عند من وصل إلیه اخبار تلك الجماعة وذلك بمطالعة الوقائع والاخبار والمخالفون لم یطالعوا الخ ۱۲ منه.

التصديق به و إلا كان كافرا، واما مالم يتواتر شئ منه فيكفيه التصديق الاجمالی لما علمت من أن انكاره قبل التواتر غير كفر. (ص:۲۰۱)

ترجمہ: ضروریات دین کی تصدیق کرنے میں یہ ضروری نہیں کہ تفصیلی طور پر تصدیق ہو۔ہاں! جس کو تفصیلی علم ہواس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تفصیلی طور پر تصدیق کرے ورنہ کافر ہو جائے گا۔کیونکہ جو چیزیں تواتر کے طور پر ثابت نہیں ان سے متعلق اجمالی تصدیق کافی ہے۔اس لئے کہ غیر متواتر کا انکار کفر نہیں۔

نشاط السکین کے حاشیہ میں ہے:

شرک امر عظیم ہے کسی کلمہ گو کی طرف اس کی نسبت کرنے کو یقین قطعی درکار .... اور حصول یقین کے دو ہی طریقے۔ یا تو کسی کی زبان سے خود اس کا اقرار سنیں .... یا بذریعہ تواتر قطعی۔ نہ افواہ بازاری اس کا علم آیا ہو۔ (ص:۱۳۷)

شرح مقاصد کی عبارت:

”لا نزاع فی كفر اهل القبلة المواظب طول العمر على الطاعات باعتقاد قدم العالم و نفی الحشر“ پر علامہ چلپی کے حاشیہ میں ہے:

لعله أراد ان قدمه مع نفی الحشر كفرو إلا فقد ذهب كثير من حكماء الإسلام إلىٰ قدم بعض الأجسام و الفحول من أرباب المكاشفة ذهبوا إلى قدم العرش والكرسی دون سائر الافلاك فلا وجه للتكفير. الخ

ترجمہ: شاید ان کی مراد یہ ہے کہ قدم عالم کا اعتقاد نفی حشر کے ساتھ ہو تو کفر ہے ورنہ بہت سے حکمائے اسلام کا یہ مذہب رہا ہے کہ بعض اجسام قدیم ہیں۔اسی طرح اکابر اہل مکاشفہ اس طرف گئے ہیں کہ افلاک تو نہیں مگر عرش اور کرسی قدیم ہیں اس کے پیش نظر اعتقاد قدم عالم باعث تکفیر نہیں۔

اس پر امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے:

الحاشية المذكورة نقلت كلام السعد المذكور فی شرح المقاصد ثم عقبتهٗ بقولها ولعله اراد ان اعتقاد قدمه مع نفی الحشر كفر آه اقول ما

اسمجه من تاويل و ما اشنعه من تحويل و ما مثله الاكمن له زجاجتان إحداهما بيده و هو فی صبب و الأُخری موضوعة فوق علی حافة الصبب فتحدرت فخاف عليها فضربها بالّتی فی يده لترجع فتصادمتا فتكسر تاوذلك انه جعل اعتقاد قدم العالم كفرا إن انضم إليه نفی الحشر فنفی الحشر ايضاًلم يبق كفرا ما لم ينضم إليه القول بقدم العالم إذ لوكفی فی الاكفار كان ضم ما ليس بكفر معه لغوا و الكلام يصان عن اللغو والاهمال فيؤل إلیٰ ان شيئًا منهما ليس بكفر مالم يجتمعا.....وههنا لما فرض اعتقاد القدم غير كاف وجب ان يكون نفی الحشر ايضاً لا يكفی والا لغی الاول وهذا ضم ذميم وصنيم عظيم.

ترجمہ: مذکورہ حاشیہ میں پہلے شرح مقاصد سے سعد الدین تفتازانی کی بات نقل کی ہے۔اس کے بعد یہ عبارت لکھی ہے کہ ’’شاید ان کی مراد یہ ہے کہ قدم عالم کا اعتقاد نفیٔ حشر کے ساتھ ہو تو کفر ہے‘‘ اقول یہ کیسی قبیح تاویل کی ہے اور کس بری طرح عبارت کو دوسری طرف پھیرا ہے یہ تو بالکل ایسا ہے جیسے ڈھلوان مقام پر کھڑے کسی شخص کے پاس دو شیشیاں ہوں۔ ایک شیشی ہاتھ میں ہو اور دوسری ڈھلوان کے دوسرے کنارے اوپر رکھی ہوئی۔ اوپر والی شیشی پھسل کر نیچے گرنے لگے جس کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس خیال سے کہ وہ اپنی جگہ واپس پہنچ جائے ہاتھ والی شیشی سے اس میں مار دے۔ نتیجتاً دونوں شیشیاں ٹکرا کر چکنا چور ہو جائیں۔ کیونکہ انہوں نے قدم عالم کے اعتقاد کو اس شرط پر کفر قرار دیا کہ اس کے ساتھ نفی حشر کا بھی اعتقاد ہو تو قدم عالم کے اعتقاد کے بغیر نفی حشر کا اعتقاد بھی کفر نہ رہا۔ کیوں کہ تنہا یہ اعتقاد کفر کے لئے کافی ہو تو اس کے ساتھ غیر کفری اعتقاد کو ملانا لغو ہو جائے گا۔ حالانکہ کلام کو لغو اور اہمال سے بچایا جاتا ہے تو مآل یہ ہوگا کہ جب تک دونوں اعتقاد نہ ہوں۔ تنہا کوئی اعتقاد بھی کفر نہ ہو ---- یہاں جب یہ مانا گیا کہ تنہا قدم عالم کا اعتقاد تکفیر کے لئے کافی نہیں تو ضروری ہوا کہ تنہا نفی حشر کا اعتقاد بھی کفر نہ ہو ورنہ قدم عالم کے اعتقاد کی شرط لغو ہو جائے گی اس لئے یہ انضمام نہایت بری اور ظلم عظیم ہے۔

قال: وإلا فقد ذهب كثير من حكماء الاسلام إلى قدم بعض الأجسام اھ

ترجمہ: بہت سے حکمائے اسلام کا تو یہ مذہب رہا ہے کہ بعض اجسام قدیم ہیں۔

اقول: ان اراد المتفلسفة المدعية للاسلام فلا يجدى و ان اراد الحكماء الذين هم مسلمون و بضروريات الدين جميعاً مؤمنون فليس منهم من يقول بقدم شئ غير الله عز و جل قال: والفحول من أرباب المكاشفة الخ.

ترجمہ: حکمائے اسلام سے مراد اگر اسلام کے مدعی فلاسفہ ہیں تو کوئی فائدہ نہیں۔ اور اگر تمام ضروریات دین پر ایمان رکھنے والے مسلمان حکما مراد ہیں تو حاشا کوئی مسلمان حکیم ایسا نہیں جو اللہ عزوجل کے سوا کسی چیز کو قدیم مانتا ہو۔ قال: اسی طرح اکابر اہل مکاشفہ اس طرف گئے ہیں کہ افلاک تو نہیں مگر عرش اور کرسی قدیم ہیں۔

اقول: هذا باطل قطعاً و حكاية بلا محكى عنه فلو لا انه سها او شُبِّهَ له لكان فرية بلامرية و من هو من فحول أرباب المكاشفة اشبع كلاماً و أكثر نطقاً فى الحقائق من الشيخ الا كبر رضى الله تعالىٰ عنه وقد صرح بحدوث العالم فى مواضع من الفتوحات.... فهذا الناقل ان وجد عن اناس ماتوهّم فهلا سماهم و نقل كلامهم فان احتمل التاويل فذاك و إلا كان مدسوساً على من نسب إليه و مفترى عليه ،او صدر عنه فى غلبة الحال بدون فهم ولا اختيار،او تفوه به فى بدايته ثم تداركه ربه بهدا يته و كل ذلك قد وقع وفيه حكايات يطول ذكرها ... فهذه اربعة وجوه فان لم يكن شئ من ذلك بان كان القول ثابتاً عنه وقد قاله قاصدا مختار او لم يرجع عنه و لم يكن له تاويل صحيح و منه ما للقوم من اصطلاح ولا مشاحة فى الاصطلاح لم يكن القائل به مسلماً وان كان من اهل الكشف الشيطانى غير ان كلام الاولياء بحر عميق لا

وصول لقعره الا لمثلهم فمن ثبت ولايته قطعنا ان له معنى لا نصل إلىٰ فهمه كالمتشابهات ومن احتمل امره احتمالا ناشيا حكمنا على القول و وكلنا امر القائل إلى الله تعالىٰ وبه التوفيق. (الفيوضات الملكية ص ١٤٥، ٤٤)

ترجمہ: یہ قطعاً باطل اور محکی عنہ کے بغیر ہی حکایت ہے۔ اور قائل کو سہو یا شبہ نہ ہوا ہو تو بلا شبہ جھوٹ اور افترا ہے۔ اکابر اہل مکاشفہ میں کون ہے جس نے حقائق کے سلسلہ میں شیخ اکبر سے زیادہ کلام کیا ہو، وہ تو فتوحات مکیہ کے متعدد مقامات پر عالم کے حادث ہونے کی صراحت کر رہے ہیں.......... اس ناقل کو جس بات کا وہم ہوا ہے یہ بات اس کو کچھ لوگوں سے ملی تھی تو اس نے ان لوگوں کا نام کیوں نہیں لکھا؟ اور ان کی عبارتیں کیوں نہیں نقل کیں؟ تا کہ اگر تاویل کا احتمال ہوتا.......... تو ٹھیک ورنہ یہ مانا جاتا کہ منسوب الیہ پر اس بات کا افترا کیا گیا ہے۔ یا غلبۂ حال میں فہم واختیار کے بغیر ان سے اس کا صدور ہو گیا ہے۔ یا یہ بات انہوں نے ابتداءً کہی تھی پھر رب تعالیٰ نے ہدایت دے کر اس کا تدارک کرا دیا ہے۔ یہ تمام صورتیں واقع ہو چکی ہیں جس کے تعلق سے بے شمار واقعات ہیں جن کا ذکر موجب طوالت ہوگا.......... تو یہ چار وجوہ ہوئے۔ اگر ان میں سے کوئی وجہ نہ ہو یعنی قول ثابت ہو اور قائل نے قصد واختیار سے کہا ہو اور اس سے رجوع نہ کیا ہو اور اس کی کوئی تاویل صحیح بھی نہ ہو جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر قوم کی الگ الگ اصطلاح ہوتی ہے اور اصطلاح میں مناقشہ نہیں ہوتا تو قائل مسلمان نہیں ہوگا اگر چہ شیطانی کشف کا حامل ہو۔ علاوہ ازیں اولیائے کرام کا کلام وہ گہرا سمندر ہے جس کی تہہ تک کوئی انھیں جیسا ولی ہی پہنچ سکتا ہے ۔تو جن کی ولایت ثابت ہے ان کے بارے میں ہم یقین رکھیں گے کہ ان کے نزدیک کوئی صحیح معنی ہے جو ہمارے ادراک کی حد سے باہر ہے جیسے متشابہات کے سلسلے میں ہم اعتقاد رکھتے ہیں اور جہاں احتمال پیدا ہوگا قول پر حکم لگا کر قائل کے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیں گے اور توفیق اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔

پھر بہت ہی بسط وتفصیل کے ساتھ لفظ ''قدیم'' کے مختلف معانی اور ان کے احکام بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

وظهر لك به انه انما يريد تاويل كلام من نقل عنه المحشى القول به من فحول أرباب المكاشفة على فرض ثبوته عنهم ولذاقال لعل مرادهم لا مراده،اعنى المحشى. وأتى بتوجيه لا يحتمله كلامه ان المراد بهما العالم كله اوالحدوث قبل الزمان.فالتاويل لا ينفع المحشى كيف و انه يعارض كلام شرح العقائد و معلوم قطعاً ان كلامه فى الحدوث بالمعنى الاول و لا شك ان انكار حدوث شى من العالم بهذا المعنى كفر وتكذيب كما صرح به العارف آخر اولا اجد عذرافى هذا للمحشى إلا أن يقال لعل بعض من لا يخالف الله تعالىٰ دس هذا فى كلامه كما فعلوه بكثير من عباد الله تعالىٰ كما فصله سيدى العارف بالله الشعرانى فى اليواقيت و الجواهر قال ودس عليّ انا فى كتابى البحر المورود... فوقعت النسخة بيد سيدى النابلسى و هو او منتسخة عنها بيد أهل المطبع كما وقع ذلك فى الفتوحات المكية وغيرها و بالله العصمة. ولايلزم منه رفع الأمان عن الكتب الغير المروية القراءت المتصلة فان المصير إليه لرفع أعظم مفسد ة عن رجل معدود فى العلماء من باب من ابتلى ببليتين اختارأهو نهما ،بل هذا باب يحتاج إلىٰ اليقين فان الكلام فيمن عرف بالإسلام بل والعلم ولم يعرف ببدعة و لم يرم بضلالة و ليس لنا بهذا القول سند متصل إليه شفاها عن شفاه و لاعلمنا اشتهار هذا القول عنه فى عصره فاوخذ عليه فحاول الجواب او اختار السكوت ليستدل بهذه على صحة هذا القول عنه فلا يكتفى فيه بنقل واحد بوسائط لا تعلم و لا يغنى اشتهار الطبع فان مستنده إلى واحد مجهول وفوقه وسائط مجهولات نعم تحسين الظن بالنقلة يطلب الإعتماد فيكتفى به حيث يكفى الظن لا يغنى عن الحق شيأ و تحسين الظن به اوجب منه بالنقلة المجاهيل و قد نص الامام حجة الإسلام الغزالى فى آفات اللسان من الاحياء ”لا تجوز نسبة مسلم إلىٰ كبيرة من غير تحقيق نعم يجوز أن يقال قتل ابن ملجم عليا رضى

الله تعالیٰ عنه و ابو لو لو عمر رضی الله تعالیٰ عنه فان ذلك ثبت متواتر اً فاعرف و استقم والحمد لله رب العالمین. (الفیوضات الملکیة، ص: ۱۵۰،۱۴۹)

ترجمہ: ہماری تقریر سے قارئین پر واضح ہو گیا ہو گا کہ محشی نے اکابر اہل کشف سے جو قول نقل کیا ہے، اس تقدیر پر کہ واقعی یہ قول اکابر اہل کشف کا ہو، اس کی تاویل کرنا چاہی ہے اس لئے یوں کہا ہے ''شاید ان لوگوں کی مراد یہ ہو'' یہ نہیں کہا ہے کہ ''میری مراد یہ ہے'' اور اس تاویل کرنے میں محشی نے ایسی توجیہ کر دی جس کا ان کے کلام میں احتمال ہی نہیں۔ یعنی عرش و کرسی سے مراد سارا عالم ہو یا قدیم سے مراد زمانہ سے پہلے حادث ہونا ہو تو یہ تاویل محشی کے حق میں سودمند نہیں کہ یہ تو شرح عقائد کے کلام کا معارض ہو گیا۔ اور یہ بات یقینی طور پر معلوم ہے کہ ان کی یہ گفتگو حادث بالمعنی الاول میں ہے۔ اور شبہ نہیں کہ عالم کے کسی بھی جز کے حادث بالمعنی الاول ہونے کا انکار کفر و تکذیب ہے جیسا کہ عارف ہی نے دوسرے مقام پر صراحت کی ہے۔ میرے نزدیک محشی کے تعلق سے یہ کہنے کے سوا کوئی عذر نہیں ہو سکتا کہ کسی خدا نا ترس شخص نے ان کے کلام میں یہ افترا کر دیا ہے۔ لوگوں نے اس طرح کی حرکت اللہ کے بہت سے نیک بندوں کے ساتھ کی ہے جیسا کہ سیدی عارف باللہ شعرانی نے ''الیواقیت و الجواہر'' میں اس کی صراحت کی ہے اور فرمایا ہے: میری کتاب ''البحر المورود'' میں کسی شخص نے مجھ پر افترا کر دیا...... الغرض یہی الحاقی نسخہ سیدی عبد الغنی نابلسی کو ملا، پھر یہی نسخہ یا اس سے نقل شدہ نسخہ اہل مطبع کو ملا، جیسا کہ فتوحات مکیہ وغیرہ کا حال ہوا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف سے عصمت ہے۔ مگر اس کی وجہ سے ان تمام کتابوں سے جو متصل قراءتوں سے مروی نہیں، امان اٹھ نہیں جاتا۔ کیونکہ یہ تاویل تو اس لئے کی گئی ہے کہ ایک ایسے شخص جن کا شمار علما میں ہوتا ہے، ان سے اس عظیم خرابی (کفر) کو دفع کیا جائے۔ تو یہ اس باب سے ہوا کہ جب آدمی دو بلاؤں میں گھر جائے تو جو آسان ہو اسے قبول کر لے۔ بلکہ اس باب سے ہے جس میں یقین درکار ہے کیونکہ گفتگو ان کے تعلق سے ہے جن کا مسلمان ہونا بلکہ عالم دین ہونا معلوم ہے، بدعت و ضلالت کی تہمت تک نہیں۔ جب کہ اس قول کی کوئی ایسے سند نہیں جو لگاتار متصل ہو، اور نہ ہی یہ معلوم کہ ان کے زمانے میں یہ قول ان کی طرف منسوب ہو کر مشتہر

ہوا، جس پر ان سے مواخذے ہوئے اور انہوں نے جواب دینے کی کوشش کی یا سکوت اختیار کرلیا۔ جس سے ہم یہ استدلال کرسکیں کہ یہ قول ان ہی کا ہے۔ تو اس باب میں غیر معلوم واسطوں سے کسی کا نقل کرنا کافی نہیں۔ رہا چھپ کر مشہور ہو جانا تو یہ بھی کافی نہیں کیونکہ اس کا مدار بھی ایسے غیر معلوم شخص واحد پر ہے جس نے مجہول واسطوں سے نقل کیا ہے۔ ہاں! ناقلین سے متعلق حسن ظن اس بات کا مقتضی ہے کہ ان پر اعتماد کیا جائے تو جہاں ظن کارآمد ہے وہاں یہ کافی ہوگا۔ لیکن ایسا شخص جو مذکورہ بالا صفات سے متصف ہو، ان کی تکفیر کے سلسلے میں ظن قطعاً کافی نہیں۔ اور ایسے شخص سے متعلق حسن ظن رکھنا مجہول ناقلین سے متعلق حسن ظن رکھنے کی بہ نسبت زیادہ مؤکد ہے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی نے ''احیاء العلوم'' کے اندر ''آفات لسان'' کے بیان میں فرمایا ہے: کہ کسی مسلمان کی طرف بغیر تحقیق گناہ کبیرہ کی نسبت کردینا جائز نہیں۔ ہاں! یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی اور ابولولؤ نے حضرت عمر کو قتل کیا ہے کیونکہ یہ بات تواتراً ثابت ہے۔ تو سمجھ لو اور اسی پر قائم رہو تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو دونوں جہان کا پروردگار ہے۔

فتاوی حدیثیہ میں ہے:

المعلوم بالضرورة من الشرح قسمان أحدهما ماتعرفه الخاصة و العامة والثانی ما قد يخفی علی بعض العوام ولا ينافی هذا قولنا انه معلوم بالضرورة لان المراد من مارس الشريعة علم منها ما يحصل به العلم الضروری بذالك وهذا يحصل لبعض الناس دون بعض بحسب الممارسة و كثرتها اوقلتها اوعد مها. (ص:۲۰۱)

ترجمہ: ضروریات شرع کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جسے خواص و عوام سبھی جانتے ہیں۔ (۲) جو کبھی بعض عوام سے مخفی ہوتی ہے۔ اور بعض عوام سے مخفی ہونا ہمارے اس قول کا منافی نہیں کہ وہ معلوم بالضرورۃ ہے کیونکہ معلوم بالضرورۃ سے مراد یہ ہے کہ اہل علم اسے بدیہی کی طرح جانتے ہیں اور یہ صفت ممارست کی قلت و کثرت اور وجود و عدم کے لحاظ سے کسی میں ہوتی ہے کسی میں نہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

التحقیق عندی ان الضرورة ھھنا بمعنی البداھة و قد تقرر ان البداھة والنظریة تختلف باختلاف الناس فرب مسئلة نظریة مبنیة علی نظریة أخریٰ اذا تبین المبنیٰ عند قوم حتیٰ صار اصلاً مقرر او علما ظاھرا فالأخریٰ اللتی لم تکن تحتاج فی ظھورھا إلا إلی ظھور الأولیٰ تلتحق عند ھم بالضروریات و إن کانت نظریة فی نفسھا ألا تری أن کل قوس لم تبلغ ربعاً تاما من أربعة أرباع الدوروجود کل القاطع و الظل الأول لھا بدیھی عند المھندس لا یحتاج أصلا إلیٰ أعمال نظر و تحریك فکر بعد ملاحظة المصادرة المشھورة المسلمة المقررة و إن کان ھو والمصادرة کلا ھما نظریین فی أنفسھما ھکذا حال ضروریات الدین. (ج:۱، ص:۷)

ترجمہ: میرے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ ضرورت یہاں بداہت کے معنی میں ہےاور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ بداہت وہ نظریات اشخاص کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے ۔بسا اوقات کوئی نظری مسئلہ دوسرے نظری مسئلہ پر مبنی ہوتا ہے مگر جب کسی جماعت کے نزدیک وہ مبنیٰ روشن ہوکر مسلمہ قاعدہ اور بدیہی وصول کی صورت اختیار کر لیتا ہےتو پھر وہ مسئلہ جو اس پر مبنی ہوتا ہے وہ بھی بدیہات سے ملحق ہو جاتا ہے اگر چہ فی نفسہ نظری ہو۔ چنانچہ اہل ہندسہ مشہور و مسلم اور مانے ہوئے مصادرہ کو ملاحظہ کرنے کے بعد ہر اس قوس کے لئے ظل اول اور قاطع کے وجود کو بدیہی کہتے ہیں جو دائرے کی پوری چوتھائی کے برابر نہ ہو۔ ان کے نزدیک اس کے لئے نظر و فکر کو کام میں لانے کی قطعی ضرورت نہیں۔ اگر چہ فی نفسہ یہ مسئلہ اور وہ مصادرہ دونوں ہی نظری ہیں یہی حال ضروریات دین کا بھی ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

فساد الحج بالوطئ قبل الوقوف و اعطاء السدس الجدة و نحوه ای مما لایعرف کونه من الدین إلا الخواص. (ج:۲، ص:۵)

ترجمہ: وقوف عرفہ سے قبل وطی کر لینے سے حج کا فاسد ہو جانا اور میت کے ترکہ سے

دادی کو چھٹا حصہ دیا جانا ایسی دینی باتیں ہیں جنہیں صرف خواص جانتے ہیں۔

باالاتفاق تکفیر کلامی جزمی کی صورت:

لہٰذا اب اگر کوئی شخص کسی دینی بات کا بظاہر منکر ہو اور وہ دینی بات ایسی ہو کہ اس میں بالاتفاق کلام، تکلم، متکلم کسی اعتبار سے خلاف کا احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں۔ یونہی وہ انکار بھی ایسا ہے کہ اس میں بالاتفاق کلام، تکلم، متکلم کسی اعتبار سے خلاف کا احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں، تو بالاتفاق دین کی صریح و یقینی بات کا انکار فقہا و متکلمین سب کے مسلک پر صراحۃً و یقیناً ہوگا اور منکر کی تکفیر فقہا و متکلمین سب کے مسلک پر ہوگی۔ یہاں تک کہ جو ایسے منکر کی تکفیر نہ کرے گا خود کافر ہو جائے گا۔

شرح عقائد کے حاشیہ چلپی میں ہے:

أی فیما اشتهر کونه من الدین بحیث یعلمه العامة بلادلیل کوحدة الصانع ووجوب الصلوة وحرمة الخمر حتی لولم یصدق بوجوب الصلوة مثلا عند سوالها عنها فهو کافر عند الجمهور. (ص)

ترجمہ: جو دینی باتیں اس طرح مشہور ہیں کہ عام لوگ بھی بداہۃً جانتے ہیں جیسے صانع عالم کا ایک ہونا، نماز کی فرضیت اور شراب کی حرمت ایمان کے لئے ان باتوں کی تصدیق ضروری ہے یہاں تک کہ کسی شخص سے مثلاً نماز کی فرضیت کے بارے میں پوچھا جائے اور وہ تصدیق نہ کرے تو جمہور کے نزدیک کافر ہوگا۔

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے:

القسم الأول (من ضروریات الدین) من انکره من العوام و الخواص فقد کفر لانه کا لمکذب للنبی ﷺ فی بعض خبره ومن هذا القسم انکار وجوب الصلوة والصوم و الزکوة والحج و نحوها و تخصیص رسالته ﷺ ببعض الناس فمن قال ذالك فلا شك فی کفره و ان اعترف بانهٗ رسول الله ﷺ لان عموم رسالته إلی جمیع الناس مما یعلمه الخواص والعوام من الدین.

ترجمہ: خواص ہو یا عوام ضروریات دین کی پہلی قسم کے انکار کے مرتکب جو بھی ہو کافر ہو جائے گا کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جھٹلانے کا مترادف ہے۔ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کی فرضیت کا انکار یا رسالت محمدی کی بعض افراد انسانی کے ساتھ تخصیص اسی قبیل سے ہے۔ لہٰذا اس کا مرتکب بلا شبہ کافر ہوگا۔ اگرچہ وہ اس بات کا اعتراف کرتا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسول ہیں کیونکہ آپ کی رسالت کا تمام انسانوں کے لئے عام ہونا خواص وعوام سب کے نزدیک ضروریات دین سے ہے۔

اشباہ ونظائر میں ہے:

اذا لم یعرف محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم آخر الانبیا فلیس بمسلم لانه من الضروریات. (ص:۲۳۷)

ترجمہ: جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری نبی نہ مانے وہ مسلمان نہیں کیونکہ آپ کا آخری نبی ہونا دین کا ضروری مسئلہ ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

لا خلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الإسلام و إن کان أهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات. (ج:٤، ص:٣٧٧)

ترجمہ: ضروریات اسلام کا خلاف کرنے والے کی تکفیر میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، خواہ وہ مخالف پوری زندگی عبادت میں گزارنے والا اہل قبلہ ہی ہو۔

کلیات ابوالبقاء میں ہے:

خرق الإجماع القطعی الذی صار من ضروریات الدین کفر و لانزاع فی أکفار منکر شی من ضروریات الدین. (ص:٥٥٤)

ترجمہ: جو اجماع قطعی ضروریات دین سے ہے اس کا منکر کافر ہے، دین کے کسی بھی ضروری امر کا انکار کرنے والے کی تکفیر میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

ایثار الحق علی الخلق میں ہے:

إجماع الأمة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة و

الحكم بردته إن كان قد دخل فيه قبل خروجه منه. (ص:١٥٥)

ترجمہ: ضروریات دین کے منکر کی تکفیر پر امت کا اجماع ہے اگر منکر پہلے مسلمان ہو تو اب مرتد ہو جائے گا۔

شرح التحریر میں ہے:

لاخلاف فى تكفير المخالف فى ضروريات الإسلام من حدوث العالم و حشر الأجساد و نفى العلم بالجزئيات و إن كان من أهل القبلة المواظب طول العمر على الطاعات وكذا المتلبس بشئ من موجبات الكفر فينبغى أن يكون كافرا بلا خلاف.

ترجمہ: ضروریات اسلام جیسے حدوث عالم، حشر اجساد اور خدا کے لئے جزئیات کا علم کے منکر کی تکفیر میں سب کا اتفاق ہے اگر چہ منکر اہل قبلہ اور زندگی بھر کا عبادت گزار رہا ہو۔ یونہی وہ بھی بالاتفاق کافر ہے جو کسی موجب کفر کا مرتکب ہو۔

شامی میں ہے:

ماكان من ضروريات الدين وهو ما يعرفه الخواص و العوام انه من الدين كوجوب اعتقاد التوحيد و الرسالة و الصلوة الخمس و يكفر منكره. (ج:٢، ص:٥)

ترجمہ: ضروریات دین یعنی جنہیں خواص وعوام سبھی دین کی بات جانتے ہوں، جیسے توحید و رسالت کا اعتقاد، نماز پنجگانہ کی فرضیت یا اس طرح کے اور جو مسائل ہیں۔ ان کا منکر کافر ہے۔

شفاء اور اس کی شرح میں ہے:

وحكمه فى الدنيا عند الأمة اى جميع الائمة القتل و من شك فى كفره فى الدنيا و عذابه فى العقبى كفر و لحق به. (ج:٤، ص:٣٣٨)

ترجمہ: ساری امت کے نزدیک ضروریات دین کے منکر کا دنیاوی حکم قتل ہے اور جو ایسے منکر کے دنیا میں کافر اور آخرت میں عذاب الٰہی کا مستحق ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

تکفیر کلامی جزمی میں اختلاف کی صورت:

اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں بالاتفاق کلام، تکلم، متکلم کسی اعتبار سے خلاف کا احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود نہیں اور بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے۔تو جس کے نزدیک انکار میں احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں، اس کے نزدیک فقہاء و متکلمین سب کے مسلک پر دین کی صریح ویقینی بات کا انکار صراحۃً ویقیناً ہوگا۔اس لئے وہ فقہا و متکلمین سب کے مسلک پر منکر کی تکفیر کرے گا۔ یہاں تک کہ اگر وہ تکفیر نہ کرے گا تو خود کافر ہو جائے گا۔اور جس کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے اس کے نزدیک صرف فقہا کے مسلک کے مطابق دین کی صریح ویقینی بات کا انکار صراحۃً ویقیناً متحقق ہوگا۔اس لئے وہ فقہا کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر کرے گا۔متکلمین کے مسلک کے مطابق دین کی صریح ویقینی بات کا انکار صراحۃً ویقیناً متحقق نہ ہوگا۔اس لئے وہ متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر نہ کرے گا۔یعنی اگر وہ منکر کی تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

منح الروض شرح فقہ اکبر میں ہے:

عدم التكفير مذهب المتكلمين التكفير مذهب الفقهاء فلا يتحد القائل بالنقيضين. (ص:۱۸۹، ۱۹۰)

ترجمہ: تکفیر کرنا فقہا کا مسلک ہے اور تکفیر نہ کرنا متکلمین کا مسلک تو ایک ہی شخص دونوں نقیضوں کا قائل نہیں ہوا۔

نبراس میں ہے:

عدم التكفير مذهب الشيخ الأشعرى وأتباعه من علماء الإسلام وهو المروى فى الملتقى عن الإمام الأعظم و التكفير مذهب الفقهاء فلا اشكال لعدم اتحاد القائل بالنقيضين. (ص:۳۴۲)

ترجمہ: تکفیر کرنا فقہا کا مسلک ہے اور تکفیر نہ کرنا شیخ ابوالحسن اشعری اور ان کے ماننے والے علماء اسلام کا مسلک۔ ملتقی میں امام اعظم سے یہی مروی ہے لہذا کوئی اشکال نہیں کیونکہ

ایک ہی شخص دونوں نقیضوں کا قائل نہیں۔

شرح شفا للملاعلی القاری میں ہے:

وكيف يصح قوله "من شك في كفره و عذابه كفر"مع ذكر الخلاف فيه. (ج:٤، ص:٣٣٨)

ترجمہ: جس کے کفر میں اختلاف ہواس کے تعلق سے یہ کہنا کیسے صحیح ہوگا کہ جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

الموت الأحمر میں ہے: آپ عبارت صراط مستقیم کو پوچھتے ہیں کہ اگر وہ متعین ہوتی تو آپ کس انداز سے اس عبارت کو ادا فرماتے؟ جی اسی طرز سے جس سے امام اہل سنت و تمام علمائے حرمین طیبین نے خیابان نانوتوی وگنگوہی اور آپ تھانوی صاحبان کی تکفیر فرمائی کہ وہ قطعاً یقیناً کافر مرتد مرتد مرتد اور جو ان کو مسلمان جانے بلکہ ان کے کفر میں شک کرے، وہ بھی کافر کافر کافر۔ (ص ۳۷)

تکفیر کلامی جزمی میں اختلاف کی دوسری صورت!

اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں دوسروں کے نزدیک تو احتمال بلا دلیل موجود ہے، مگر منکر کے نزدیک موجود نہیں۔ اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بالاتفاق احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں تو جس شخص کو منکر کے نزدیک اس دینی بات میں احتمال بلا دلیل بھی موجود نہ ہونے کا علم اپنے سماع یا تواتر سے ہو اس شخص کے نزدیک منکر فقہا و متکلمین سب کے مسلک پر دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً ہوگا، اس لئے فقہا و متکلمین سب کے مسلک پر اس کی تکفیر ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ شخص تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق ہوگا۔ اور جس شخص کو منکر کے نزدیک اس دینی بات میں احتمال بلا دلیل بھی موجود نہ ہونے کا علم مثلاً خبر مشہور کے ذریعہ ہو اس کے نزدیک منکر صرف فقہا کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً ہوگا اس لئے فقہا کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر ہوگی۔ متکلمین کے مسلک کے مطابق دین کی صریح و یقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً و یقیناً نہیں ہوگا، اس لئے متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر نہیں ہوگی۔ یعنی وہ

اگر منکر کی تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق نہ ہوگا۔

الاعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

ورد حديثه ﷺ إن كا ن من حيث السند فلا كفربه مطلقا أو من حيث نسبته له ﷺ كفر مطلقاً كما هو ظاهر فيهما.

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کی تردید اگر سند کی جہت سے ہے تو مطلقاً کفر نہیں۔ آپ کا ارشاد ہونے کی جہت سے ہو تو مطلقاً کفر ہے۔ دونوں ہی باتیں واضح ہیں۔

المعتمد المستند میں ہے:

فمن رد حديث أحاد صحيحا بل ولو ضعيفا بل و لو ساقطا بل و لو موضوعا زعما منه انه كلامه ﷺ فيرده قاصدارد خبره ﷺ فانه يكفر قطعا بقصده السيء فمناط الكفر هذا و ان لم يكن الخبر خبره ﷺ. (ص:١٥٨)

ترجمہ: جس نے کسی بات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سمجھتے ہوئے قصداً تردید کی تو اگر چہ وہ بات باصطلاح محدثین صحیح خبر واحد ہی ہو، بلکہ ضعیف ہی ہو، بلکہ ساقط ہی ہو، بلکہ موضوع ہی ہو تردید کرنے والا اپنی اس بری نیت کی وجہ سے حتماً کافر ہوجائے گا۔ تو مدار کفر یہ ہوا کہ اس نے اپنی سمجھ میں حضور کے ارشاد کا رد کیا۔ خواہ نفس الامر میں وہ حضور کا ارشاد نہ سہی۔

اسی میں ہے:

و إن كان الحديث أحادا ولو ضعيفا بل ولو ساقطا بل ولو موضوعاكما قد منا لان المناط هو تكذيبه بزعمه قول رسول الله ﷺ و إن لم يكن مازعمه قول رسول الله ﷺ قوله ﷺ فى الواقع و هذا ظاهر جدا. (ص: ٢٣١)

ترجمہ: کسی نے خبر واحد ضعیف بلکہ ساقط بلکہ موضوع ہی کا انکار اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سمجھ کر کردیا تو کافر ہوجائے گا۔ کیونکہ اس نے اپنی دانست میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو جھٹلایا اور مدار کفر یہی ہے، اگر چہ اس نے جس بات کو حضور کی بات سمجھ کر جھٹلایا نفس الامر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات نہیں، یہ بالکل واضح ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

وأما مالم يبلغ حد الضروة کا ستحقاق بنت الإبن السدس مع البنت بإجماع المسلمين فظاهر كلام الحنفية الاكفار بجحده فانهم لم يشترطواسوى القطع فى الثبوت ويجب حمله على ما إذا أعلم المنكر ثبوته قطعاً لان مناط التكفير هو التكذيب أو الإستخفاف عند ذالك يكون أما اذا لم يعلمه فلا إلا أن يذكره أهل العلم فيلج اه وهذا موافق لما قد مناه عنه من انه يكفر بانكار ما اجمع عليه بعد العلم به. (ج:٤، ص: ٢٣٣)

ترجمہ: جو دینی بات قطعی ہے مگر بدیہی نہیں، جیسے باجماع مسلمین میت کے ترکہ سے بیٹی کی موجودگی میں پوتی کو چھٹا حصہ ملنے کا مسئلہ،تو حنفیہ کا ظاہر کلام اس بات کی طرف مشعر ہے کہ اس کے انکار سے آدمی کافر ہو جائے گا کیونکہ حنفیہ نے تکفیر کے لئے قطعی ہونے کے علاوہ اور کوئی شرط نہیں رکھی ہے۔مگر ضروری ہے کہ حنفیہ کے کلام کو اس صورت پر محمول کیا جائے کہ منکر اس قطعی کی قطعیت جاننے کے بعد انکار کرے تو کافر ہوگا۔ کیونکہ تکفیر کا مدار تکذیب یا استخفاف پر ہے اور یہ اسی صورت میں متحقق ہوگا۔لیکن جس کو قطعیت کا علم نہ ہو وہ کافر نہ ہوگا۔ ہاں! جب اسے اہل علم بتا دیں کہ یہ حکم قطعی ہے پھر بھی وہ انکار کرے تو اب کافر ہو جائے گا۔اور یہ ماقبل میں بیان کردہ ہماری اس بات کے مطابق ہے کہ علم کے بعد دین کی اجماعی بات کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا۔

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے:

لا يكفر بانكار قطعى غير ضرورى كإستحقاق بنت الإبن السدس مع بنت الصلب و ظاهر كلام الحنفية كفره ويجب حمله أى بناءً على قواعد هم على منكر علم أنه قطعى وإلا فلا يكفر. (ص:١٩٩)

ترجمہ: جو دینی بات قطعی ہو مگر بدیہی نہیں، اس کے انکار پر تکفیر نہیں کی جائے گی، جیسے بیٹی کی موجودگی میں پوتی کے لئے چھٹے حصہ کا انکار کرنا۔مگر حنفیہ کا ظاہر کلام تکفیر کی جانب مشعر ہے۔تو ضروری ہے کہ ان کے کلام کو اس صورت پر محمول کیا جائے کہ منکر قطعی کی قطعیت کا علم

ہونے کے بعد انکار کرے تو تکفیر ہوگی جیسا کہ ان کے قواعد کا اقتضاء ہے۔

نبراس میں ہے:

قال إبراهيم بن رستم أحد الأئمة الحنفية انه استحل (وطى امرأته الحائضة) على زعم أن النهى (فاعتزلوا النساء فى المحيض ولا تقربو هن) ليس للتحريم لم يكفر و إن استحل مع العلم بأن النهى يفيد الحرمة كفر و عندى أن هذا القول أعدل. (ص:۳۴۰)

ترجمہ: احناف کے ایک امام ابراہیم بن رستم نے فرمایا ہے: کہ کوئی یہ سمجھ کر کہ حائضہ عورت سے وطی کرنے کی ''نہی'' حرمت کے لئے نہیں ہے، وطی کو حلال سمجھے تو کافر نہیں ہوگا۔ ہاں! یہ جان کر حلال سمجھے کہ ''نہی'' حرمت کے لئے ہے تو کافر ہو جائے گا۔ میرے نزدیک یہ قول مناسب تر ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے:

عن إبراهيم بن رستم إن استحل الجماع فى الحيض متأولا أن النهى ليس للتحريم أو لم يعرف النهى لا يكفر لانه إن عرف النهى للتحريم و مع ذلك استحل الجماع فيه كان كافرا.

ترجمہ: ابراہیم بن رستم سے مروی ہے کہ جو شخص یہ تاویل کرے کہ حائضہ عورت سے وطی کی ''نہی'' حرمت کے لئے نہیں ہے یا اسے یہ معلوم ہی نہیں کہ اس سلسلہ میں ''نہی'' وارد ہے اور وطی کو حلال سمجھے تو کافر نہیں ہوگا یہ جان کر بھی حلال سمجھے کہ ''نہی'' حرمت کے لئے ہے تو کافر ہو جائے گا۔

تکفیر کلامی جزمی میں اختلاف کی تیسری صورت:

(الف) اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں دوسروں کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے، مگر منکر کے نزدیک موجود نہیں اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں اور بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے۔ تو جن کے نزدیک انکار میں احتمال بلا دلیل موجود نہیں، ان کو اگر منکر کے نزدیک دینی بات میں احتمال بلا

دلیل نہ ہونے کا علم اپنے سماع یا تواتر سے ہوتو ان کے نزدیک فقہا و متکلمین دونوں کے مسلک پر منکر دین کی صریح ویقینی بات کے انکار کا صراحۃً ویقیناً مرتکب ہوگا اس لئے منکر کی تکفیر کلامی ہوگی یہاں تک کہ وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود ان سے متعلق ہوگا۔اور خبر مشہور کے ذریعہ ہوتو ان کے نزدیک منکر صرف فقہا کے مسلک پر دین کی صریح ویقینی بات کے انکار کا صراحۃً ویقیناً مرتکب ہوگا اس لئے منکر کی تکفیر صرف فقہا کے مسلک کے مطابق ہوگی متکلمین کے مسلک پر دین کی صریح ویقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً ویقیناً نہیں ہوگا اس لئے متکلمین کے مسلک پر تکفیر نہیں ہوگی، یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود ان سے متعلق نہیں ہوگا۔اور جن کے نزدیک انکار میں احتمال بلا دلیل موجود ہے ان کو اس دینی بات میں منکر کے نزدیک احتمال بلا دلیل بھی نہ ہونے کا علم سماع کے یا تواتر سے ہو یا خبر مشہور ہو ومستفیض سے تو ان کے نزدیک منکر صرف فقہا کے مسلک پر دین کی صریح ویقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً ویقیناً ہوگا، اس لئے صرف فقہا کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر ہوگی۔ متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر دین کی صریح ویقینی بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً ویقیناً نہیں ہوگا اس لئے متکلمین کے مسلک کے مطابق اس کی تکفیر نہیں ہوگی یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

(ب)اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں منکر کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے۔اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بالاتفاق احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں تو صرف فقہا کے مسلک کے مطابق دین کی صریح وہ یقینی بات کا انکار صراحۃً ویقیناً متحقق ہوگا،اس لئے صرف فقہا کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر ہوگی۔ متکلمین کے مسلک پر دین کی صریح ویقینی بات کا انکار صراحۃً ویقیناً متحقق نہ ہوگا اس لئے متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر نہیں ہوگی۔یعنی جو تکفیر نہ کرے حکم کفر اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

(ج)اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں منکر کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے۔اور انکار ایسا ہے کہ اس میں بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل بھی نہیں اور بعض کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے تو صرف فقہا کے مسلک کے مطابق منکر دین کی صریح ویقینی

بات کے انکار کا مرتکب صراحۃً ویقیناً ہوگا۔اس لئے صرف فقہا کے مسلک کے مطابق اس کی تکفیر ہوگی متکلمین کے مسلک کے مطابق دین کی صریح ویقینی بات کے انکار کا صراحۃً ویقیناً مرتکب نہ ہوگا، اس لئے متکلمین کے مسلک کے مطابق اس کی تکفیر نہ ہوگی یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود ان سے متعلق نہ ہوگا۔

(د) اور اگر وہ دینی بات ایسی ہے کہ اس میں منکر کے نزدیک احتمال بلا دلیل موجود ہے۔یوں ہی وہ انکار بھی ایسا ہے کہ اس میں بالا تفاق احتمال بلا دلیل موجود ہے، تو صرف فقہا کے مسلک کے مطابق دین کی صریح وبات کا انکار صراحۃً ویقینا متحقق ہوگا، اس لئے فقہا کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر ہوگی۔ متکلمین کے مسلک کے مطابق دین کی صریح ویقینی بات کا انکار صراحۃً ویقیناً متحقق نہ ہوگا۔اس لیے متکلمین کے مسلک کے مطابق منکر کی تکفیر نہ ہوگی یعنی جو تکفیر نہ کرے حکم کفر خود اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

خلاصۂ کلام: خلاصہ یہ کہ منکر کے نزدیک دینی بات میں احتمال بلا دلیل بھی نہ ہو اور اس کا علم کسی کو یقینی وحتمی ہو۔یوں ہی منکر کے انکار میں کسی کے نزدیک احتمال بلا دلیل بھی نہ ہو تو وہ شخص ایسے منکر کی تکفیر کلامی کرے گا یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود ان سے متعلق ہو جائے گا۔اور منکر کے نزدیک دینی بات میں احتمال بلا دلیل ہو یا احتمال بلا دلیل موجود نہ ہو تو جس شخص کو اس کا علم بہ ذریعہ سماع یا تواتر نہ ہو۔یا منکر کے انکار میں جس شخص کے نزدیک احتمال بلا دلیل ہو وہ ایسے منکر کی تکفیر کلامی نہ کرے گا۔

تاویل کی تعریف اور اس کے اقسام:

لفظ سے خلاف ظاہر معنی مراد لینے کو ''تاویل'' کہتے ہیں۔

قمر الاقمار میں ہے:

التاويل هو صرف اللفظ عن الوجه الظاهر إلى خلافه سواء كان بالتخصيص او المجاز. (ص:۹۰)

ترجمہ: تخصیص کر کے یا معنی مجازی مراد لے کر لفظ کو اس کے ظاہر کے برخلاف معنی کی طرف پھیر دینے کا نام تاویل ہے۔

شرح جمع الجوامع میں ہے:

التاویل حمل الظاهر علی المحمل المرجوح. (ص: ۲۲)

ترجمہ: ظاہر کو محمل مرجوح پر محمول کرنے کا نام تاویل ہے۔

تو جہاں ظاہر کے خلاف کا احتمال ہوگا وہاں تاویل ہوگی اور جہاں ظاہر کے خلاف کا احتمال نہ ہو وہاں تاویل بھی نہ ہوگی۔

مطلق احتمال کی چونکہ تین قسمیں ہیں اس لئے تاویل کی بھی تین قسمیں ہوں گی (۱) تاویل باطل ومتعذر (۲) تاویل فاسد وبعید (۳) تاویل صحیح وقریب۔

فواتح الرحموت میں ہے:

التاویل منه قریب إلی الفهم و منه بعید عن الفهم والشافعیة ثلثوا القسمة وقالوا التاویل قریب وبعید و متعذر ولا یخفی ما فیه و هل هذا إلا کقسمة الانسان إلیٰ الرجل والمرأة والنقش المنقوش علی اللوح. (ص: ۲۲)

ترجمہ: تاویل کی دو قسمیں ہیں: (۱) قریب الفہم، (۲) بعید الفہم۔ شافعی حضرات نے تین قسمیں کی ہیں: (۱) قریب (۲) بعید، (۳) متعذر تو یہ تقسیم ایسی ہی ہے جیسے انسان کی تین قسمیں کرنا: (۱) مرد (۲) عورت (۳) تصویر۔

شرح جمع الجوامع میں ہے:

فان حمل علیه لدلیل فقریب أو لما یظن دلیلا و لیس بدلیل فی الواقع ففاسد أولا لشئ فلعب لاتاویل. (ص: ۲۲)

ترجمہ: تاویل اگر دلیل کی وجہ سے ہو تو تاویل قریب ہے۔ حقیقتاً دلیل نہیں ہے مگر مؤول دلیل سمجھ کر تاویل کر رہا ہے تو تاویل فاسد ہے اور یونہی تو دلیل نہیں استہزا ہے۔

کس مقام پر کون سی تاویل متحقق ہوسکتی ہے:

اب جہاں احتمال خلاف دلیل ہوگا وہاں تاویل باطل ومتعذر ہوگی۔ لیکن جہاں احتمال بلا دلیل ہو، وہاں اگر مؤول تاویل لاشی کر رہا ہے تو باطل ومتعذر ہوگی اور تشبہتہً کر رہا ہے تو تاویل فاسد وبعید ہوگی۔ اسی طرح جہاں احتمال عن دلیل ہو وہاں اگر مؤول تاویل لاشی

کر رہا ہے تو تاویل باطل و متعذر ہوگی اور تاویل لشبہۃ کر رہا ہے تو تاویل فاسد و بعید۔ تاویل لدلیل کر رہا ہے تو تاویل صحیح و قریب۔ خلاصہ یہ کہ احتمال خلاف دلیل کی صورت میں تاویل باطل و متعذر ہوگی۔ اور احتمال بلا دلیل کی صورت میں تاویل باطل و متعذر بھی ہو سکتی ہے اور فاسد و بعید بھی.... اور احتمال عن دلیل کی صورت میں تاویل، باطل و متعذر بھی ہو سکتی ہے فاسد و بعید بھی اور صحیح و قریب بھی۔

تاویل کے احکام:

پھر جس طرح احتمال خلاف دلیل بالاتفاق غیر معتبر ہے اسی طرح تاویل باطل و متعذر بھی بالاتفاق غیر معتبر ہوگی۔

التفرقة بين الايمان و الزندقة میں ہے:

ولا بد من التنبيه على قاعدة أخرى و هذان المخاطب قد يخالف نصا متواترا بزعم انه مؤل ولكن ذكر تاويلا لا انقداح اصلا فى اللسان لا على قرب و ولا علىٰ بعد فذلك كفر و صاحبه مكذب و ان كان يزعم انه مؤل. (ص: ١١)

ترجمہ: اس قاعدہ سے آگاہی ضروری ہے۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ مخاطب کبھی منصوص متواتر کی مخالفت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ "مأوّل" ہے لیکن ایسی تاویل بیان کرتا ہے جسے زبان و ادب سے کوئی علاقہ ہی نہیں۔ نہ تو علاقہ قریب اور نہ ہی علاقۂ بعید، یہ کفر ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہے۔ اگرچہ اپنے آپ کو مأوِّل سمجھ رہا ہو۔

شفاء العلیل میں ہے:

التاويل الباطل يتضمن تعطيل ما جاء به الرسول والكذب على المتكلم أنه اراد ذلك المعنى فتضمن ابطال الحق و تحقيق الباطل و نسبة المتكلم إلى مالا يليق به من التلبيس والا لغازمع القول عليه بلا علم أنه اراد هذا المعنى فالمتاوِل عليه أن يبين صلاحية اللفظ للمعنى الذى ذكره اولا و استعمال المتكلم به فى ذلك المعنى فى كثير من المواضع حتى إذا استعماله فيما

يحمل غيره حمل ما عهده منه استعماله فيه و عليه أن يقيم دليلا سالما عن المعارض الموجب لصرف اللفظ عن ظاهره وحقيقته إلى مجازته و استعارته و إلا كان ذلك مجرد دعوى فلا يقبل. (ص: ....)

ترجمہ: تاویل باطل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے بطلان پر مشتمل ہوتی ہے اور آپ پر جھوٹ الزام لگاتی ہے کہ آپ نے یہ معنی مراد لیا ہے۔ تو ضمناً حق کو باطل اور باطل کو حق قرار دیتی ہے۔ اور حضور کی نسبت دھوکہ دہی کی طرف کرتی ہے جو آپ کی شان سے بعید تر ہے۔ اور بغیر جانے ہی آپ کی طرف غلط بات کا انتساب کرتی ہے کہ آپ نے یہ معنی مراد لیا ہے۔ لہٰذا تاویل کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ بتائے کہ لفظ کے اندر اس کے بتائے ہوئے معنی کی صلاحیت ہے۔ اور بہت سے مواقع میں اس معنی کے لئے استعمال بھی ہوا ہے تاکہ یہاں اس معنی پر محمول کیا جا سکے۔ نیز ظاہری و حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجاز و استعارہ مراد لینے کے لئے معارض سے سالم دلیل قائم کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ محض دعویٰ ہوگا جو قابل سماع نہیں۔

شرح مقاصد میں ہے:

فانكاره مكابرة فاضحة لايلتفت إليها و يكفر من لم يكفره...وما قولك فيمن لم يكفر من يعبد الصنم و يأول بأنه لا يعبده بل يخر لوجهه كلما رأه. (ص: ٢٦٨)

ترجمہ: اس کا انکار کھلا ہوا مکابرہ ہے جس کی طرف التفات نہ ہوگا اور جو ایسے شخص کو کافر نہ سمجھے اسے کافر کہا جائے گا.... بھلا کیا ایسے شخص کو بھی کافر نہ کہا جائے گا۔ جو بت کی پوجا کرنے والے کو کافر نہ سمجھے اور تاویل کرے کہ وہ تو بت کی پوجا نہیں کر رہا ہے بلکہ جب اسے دیکھتا ہے تو گر پڑتا ہے۔

خیالی اور اس کے حاشیہ عبدالحکیم میں ہے:

التاويل فی ضروريات الدين لا يدفع الكفر.

ترجمہ: ضروریات دین میں تاویل کرنا کفر سے نہیں بچاتا۔

ایثار الحق علی الخلق میں ہے:

لا خلاف فی کفر من جهد المعلوم بالضرورة و تستر بالتاويل كالملاحدة. (ص: ٤١٥)

ترجمہ: جولوگ کسی دینی ضروری بات کا انکار کریں اور تاویل کر کے اس انکار پر پردہ ڈالنا چاہیں بالاتفاق ان کی تکفیر ہوگی جیسے ملحدین۔

شفا قاضی عیاض میں ہے:

ادعائه التاويل فی لفظ صراح لا يقبل.

ترجمہ: لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔

شرح ملا علی قاری میں ہے:

وهومردود عند القواعد الشرعية.

ترجمہ: ایسا دعوی قواعد شرعیہ کی رو سے مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:

لا يلتفت لمثله و يعده هذيانا.

ترجمہ: اس طرح کے دعویٰ کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

اور جس طرح احتمال بلا دلیل کی صورت میں متکلمین سکوت کرتے ہیں اور فقہا اس کو نا معتبر قرار دیتے ہیں۔ اس طرح تاویل فاسد و بعید کی صورت میں بھی متکلمین سکوت کریں گے اور فقہا اسے غیر معتبر قرار دیں گے۔ مسامرہ میں ہے:

يتوقف فيه اذا كان (المعنى الذى اوله) بعيدا (مفهوما من تخاطب العرب)

ترجمہ: تاویل کردہ معنی زبان وادب کے محاورہ سے بعید ہو تو توقف کیا جائے گا۔

فتوحات مکیہ میں ہے:

التاويل الفاسد كالكفر. (ج: ٢، ص: ٢٥٧)

ترجمہ: تاویل فاسد کفر ہی کی طرح ہے۔

مسوی علی المؤطا میں ہے:

ذکرتاویلا فاسد الم یسمع من قبله فهو الزنديق. (ص: ۲۰۹)

ترجمہ: مؤول ایسا تاویل فاسد کرے جو پہلے کبھی نہیں سنی گئی تو اسے زندیق ہی سمجھا جائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

إن اللفظ إذا كان محتملاً لمعان فان بعضها أظهر حمل عليه وكذا إن استوت ووجد لأحدها مرجّح....و ان الارادة وعدمها لاشغل لنابها. (ص)

ترجمہ: لفظ میں چند معنوں کا احتمال ہو اور کوئی معنی زیادہ راجح یا سب معانی برابر ہوں، لیکن کسی ایک معنی کے مراد لینے پر کوئی مرجح موجود ہو تو لفظ کو اسی معنی پر محمول کیا جائے گا ہمیں نیت وعدم نیت سے سروکار نہ ہوگا۔

اور جس طرح احتمال عن دلیل بالاتفاق معتبر ہے۔اسی طرح تاویل صحیح وقریب بھی بالاتفاق معتبر ہوگی۔

مسامرہ میں ہے:

يقبل التاويل إذا كان المعنى الذى اوله مفهوما من تخاطب العرب.

ترجمہ: تاویل کردہ معنی زبان وادب کے محاورہ سے قریب ہو تو تاویل مقبول ہوگی۔

عنایہ میں ہے:

إن الجاهد من لا يكون مؤولًا وموجب الا قل أو الاستيعاب (فى مسح الراس)مؤل يعتمد شبهة قوية تمنع التكفير من الجانبين.

(ج:۱، ص: ۱۶)

ترجمہ: منکر اسے کہتے ہیں جو تاویل نہ کر سکے۔مسح سر کے سلسلہ میں استیعاب یا اس سے کم کو فرض قرار دینے والے بہت ہی قوی شبہ کی بنیاد پر تاویل کررہے ہیں۔اور قوۃ شبہ مانع تکفیر ہے۔

علمائے دیوبند اور دینی باتوں کا انکار

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ''خاتم النبین'' بمعنی ''آخری نبی'' ہونا بالاتفاق ضروریات دین سے ہے۔اور مولانا محمد قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' کی بعض عبارتوں میں اس کا انکار کیا ہے۔جس میں نہ تکلم کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل ہی ہے، نہ متکلم کے اعتبار سے اور نہ ہی کلام کے اعتبار سے،تکلم کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں ہے کہ ان عبارتوں کا مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تصنیفات سے ہونا تواتراً ثابت ہے۔

متکلم کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں ہے کہ مولانا قاسم نانوتوی کا ان عبارتوں کو بحالت سکر واکراہ میں لکھنے یا ان عبارتوں سے رجوع وتوبہ کر لینے پر خبر واحد متصل بھی نہیں اور کلام کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں کہ یہ عبارتیں انکار کے معنی میں مفسر ہیں جیسا کہ اس موضوع پر علمائے اہل سنت کی کتابوں سے واضح ہے اور فقیر نے اپنی کتاب ''فیصلہ کن مناظرہ کا تنقیدی جائزہ'' میں واضح تر کر دیا ہے،لہٰذا اس کے تعلق سے جو تاویل بھی کی جائے وہ تاویل، باطل ومتعذر ہوگی جو باتفاق فقہا و متکلمین معتبر نہیں۔

''خدا کا شریک نہ ہونا'' اور ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معظم ومکرم ہونا'' ضروریات دین سے ہے۔اور مولانا رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھوی نے ''براہین قاطعہ'' کی بعض عبارتوں میں شیطان کو خدا کا شریک قرار دے دیا ہے اور شیطان کے علم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زیادہ بتا کر آپ کی توہین کی ہے۔اسی طرح مولانا اشرف علی تھانوی نے ''حفظ الایمان'' کی بعض عبارتوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص کی ہے،جن میں نہ تو تکلم کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل موجود ہے، نہ متکلم کے اعتبار سے اور نہ ہی کلام کے اعتبار سے،تکلم کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں ہے کہ ان عبارتوں کا مولانا رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی کی تصنیفات سے ہونا تواتراً ثابت ہے۔متکلم کے اعتبار سے

احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں کہ ان حضرات کے ان عبارتوں کو حالت سکر واکراہ میں لکھنے یا ان عبارتوں سے رجوع وتوبہ کر لینے پر خبر واحد متصل بھی نہیں۔اور کلام کے اعتبار سے احتمال بلا دلیل اس لئے نہیں کہ یہ عبارتیں اشراک وتنقیص کے معنوں میں مفسر ہیں جیسا کہ ان موضوعات پر علمائے اہلِ سنت کی کتابوں سے واضح ہے اور فقیر نے اپنی متذکرہ بالا کتاب میں اس واضح کو واضح تر کر دیا ہے،لہٰذا ان کے تعلق سے جو تاویل بھی کی جائے وہ تاویل متعذر و باطل ہوگی جو بالاتفاق غیر معتبر ہے۔تو جن کے نزدیک یہ تینوں امور متحقق ہوں،ان کے نزدیک مولانا قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی،خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی کی تکفیر یقینی کلامی اجماعی ہوگی یعنی وہ اگر ان حضرات کی تکفیر نہ کریں تو حکم کفر ان سے بھی متعلق ہوگا اسی لئے ''حسام الحرمین'' میں نقل فرمایا گیا ہے من شك فی كفره وعذابه فقد كفر۔

ہاں! جس کے نزدیک یہ تینوں امور متحقق نہیں مثلا یہ نہیں معلوم کہ ان حضرات نے وہ عبارتیں لکھی ہیں یا معلوم ہے تو تواتراً معلوم نہیں تو اس کے نزدیک تکلم میں احتمال ہوگا۔یونہی یہ کتابیں اردو زبان میں ہیں اور یہ شخص اردو نہیں جانتا یا معمولی طور پر جانتا ہے مگر چونکہ وہ عبارتیں علمی اصطلاحات واسلوب پر ہیں،اس لئے یہ مطالب کی تہہ تک نہیں پہنچ سکا۔تو اسکے حق میں کلام میں احتمال ہوگا۔لہٰذا اس کے نزدیک ان لوگوں کی یقینی کلامی اجماعی تکفیر نہیں ہوگی۔یعنی وہ تکفیر نہ کرے تو حکم کفر خود اس سے متعلق نہیں ہوگا۔

الملفوظ میں ہے: جاہلوں میں اسمائے حسنیٰ کی قوت بڑھانے کے واسطے مثلاً:

يا مذل تذللت فی ذلتك والذلة فی ذلة ذلتك يا خافض تخفضت فی خفضتك والخفض فی خفض خفضتك.

اب کہیے یہ کفر ہوا کہ نہیں؟ لیکن وہ کافر نہیں ہوئے اس واسطے کے ان کو شیطان نے بہکا دیا،ان کو اس عربی عبارت کا ترجمہ نہیں معلوم۔(ج:۳،ص:۲۴)

کفر قطعی اجماعی کے لئے تو تعین درکار، نکاح وطلاق جس کے لئے تبین کافی۔وہ بھی الفاظ کا معنی مراد جانے بغیر منعقد نہیں ہوتے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: کسی ناخواندہ ہندی یا بنگالی کو اگر سکھائے کہ اپنی عورت سے

کہہ ”ترا اززنی بھشتم“ یا. طلقتك فالحقی بأهلك“اور وہ نہ جانے کہ یہ کلمات طلاق کے ہیں۔عند اللہ طلاق نہ ہوگی کہ یہ جہل بالحکم جہل باللسان سے ناشی ہوا اور جہل باللسان تقصیر نہیں۔فارسی سیکھنا اصلاً اور عربی سیکھنا ہر شخص پر فرض نہیں۔(ج۵،ص۵۵)

اسی میں ہے: اگر عاقدین میں دونوں یا ایک کو معلوم نہ تھا کہ یہ الفاظ نکاح ہیں تو جہاں احکام اسلام کا چرچا نہیں وہاں یہ جہل عذر ہے اور جہاں چرچہ ہے اور وہ الفاظ کسی غیر زبان کے تھے اور فی الواقع اس نے عقد نہ سمجھا تو عند اللہ نکاح نہ ہوگا۔رہا قاضی! تو اسے نظر کامل چاہیئے۔اگر ظاہر ہو کہ واقعی فریب کیا گیا اور دھوکا دیا گیا تو بطلان نکاح کا حکم دے۔ورنہ صحت کا۔(ص:۵۷)

لیکن یہ اس وقت ہے جب یہ نہ کہے کہ میں ان عبارتوں کو سمجھتا ہوں اور صحیح مانتا ہوں، کیونکہ ایسا کہنے کی صورت میں اس نے ضروریات دین کے خلاف متعین المعنیٰ عبارتوں کا خود التزام کرلیا تو اب وہ متعین المعنیٰ عبارتیں خود اس کی بھی ہوگئیں۔لہذا حکم کفر اس سے بھی متعلق ہوجائے گا۔

مولانا اسماعیل دہلوی اور دینی باتوں کا انکار:

مولانا اسماعیل دہلوی نے بھی اپنی مختلف کتابوں کے اندر شان الوہیت ورسالت کی تنقیص پر مشتمل عبارتیں لکھی ہیں جن میں تکلم کے اعتبار سے خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل بھی موجود نہیں کیوں کہ یہ عبارتیں ان سے تواتراً ثابت ہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:”کلمات اسماعیل کہ موافق ومخالف کے نزدیک اس سے متواتر ہیں۔مخالفین رد کرتے ہیں۔موافقین تاویلیں کرتے ہیں۔اب یہیں دیکھئے اس چماروالے کلام پر سے دفع ایراد کو یہ عبارت پیش کی۔خود اسماعیل کی زندگی میں اس پر مواخذے ہوئے، جامع مسجد دہلی میں شاہ عبد العزیز صاحب کے اعزہ واخص تلامذہ مثلاً مفتی رشید الدین خاں صاحب وشاہ موسیٰ صاحب نے مناظرے کئے۔الزام دیے نہ اس نے کہا کہ کلمات میرے نہیں۔نہ اس کے ہواخواہوں نے جب سے آج تک۔تو اس سے ثبوت یقینی ہے۔(ج:۶،ص:۳۱۰)

یوہی متکلم کے اعتبار سے بھی اس میں خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل موجود نہیں کیونکہ مولانا مذکور کا ان عبارتوں کو حالت سکر واکراہ میں تحریر کرنے یا ان عبارتوں سے ان کے توبہ و

رجوع کر لینے پر خبر واحد متصل بھی موجود نہیں۔

المعتقد میں ہے:

اقول فما حال من لم يشفق ولم يندم ولم يستغفر و لم يتب ولم يعترف بخطائه و من جاء من بعده فاصر عليه وقام للخصومة لا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم. (ص: ۱۷۷)

ترجمہ: ذرااس کا حال تو دیکھو جو نہ ڈر محسوس کیا نہ نادم ہوا نہ استغفار کیا نہ توبہ کی اور نہ اپنی خطا کا اعتراف کیا۔ اور اس کے بعد آنے والے لوگ اس پر اصرار کرتے اور جھگڑتے رہے۔ لا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم

اس پر المعتمد المستند میں ہے:

أرادبه طاغة النجدية اسمعيل الدهلوى.

ترجمہ: اس سے مراد نجدیوں کا سرغنہ اسماعیل دہلوی ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ کے ایک سوال میں سائل نے جو اس کو مشہور بتایا ہے تو یہ مشہور عرفی ہے جسے افواہ کہتے ہیں، مشہور اصطلاحی نہیں۔ چنانچہ مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اس کو افترا قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

...اور توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افترا اہل بدعت کا ہے۔

(فتاویٰ رشدیہ کامل مطبوعہ (دیوبند۔ص ۸۵)

اس لئے ''الموت الاحمر'' کے حاشیہ میں فرمایا گیا ہے۔

اگر نرے افواہ بے سرو پا کن فیکون کے بعد اس کے بعض ہوا خواہوں کا مکابرانہ ادعا ہو تو اس پر التفات نہ ہوگا۔ فاحفظ۔ (ص:۳۱)

رہا کلام............... تو اسمیں خلاف ظاہر کا احتمال بلا دلیل موجود ہے۔

''الموت الاحمر'' میں ہے:

یہ صریح سب و دشنام کے لفظ حکم کلمہ ہے۔ اور بے شک وہ کلمۂ ملعونہ ایسا ہی ہے کہ بحث فقہی ہے اور اس میں صریح بمعنی متبین اور کفر قائل پر جزم محتاج متعین۔ (ص:۲۲)

اسی میں سائل کا یہ اعتراض کہ: یہاں نہ تو آپ کے نزدیک کلام میں گنجائش نہ قائل نے مراد لی۔ اور اس پر آپ کو یہاں تک تیقن کہ مکرر قسموں سے مؤکد فرماتے ہیں۔

نقل کر کے جواباً ارشاد فرمایا ہے: قسموں سے اسے مؤکد فرمایا ہے کہ ''ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ہوئی، انہیں ایذا پہونچی'' یہ بلا شبہ حق ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عرض اعمال کے تو دیوبندیہ بھی مقر ہیں۔ اور جو کلمہ اپنے صاف صریح متبین معنی پر گستاخی و دشنام ہو، تو ضرور اسے گالی ہی کہا جائے گا اور ضرور موجب ایذا ہوگا۔ اگر چہ اپنے پہلو میں کوئی خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو، مگر متعین ہر گز نہ ہوگا جب تک ہر ضعیف سا ضعیف، بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے۔ یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید مراد قائل بعید و پہلوئے ابعد ہو، صرف بطور متکلمین مقام احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا، اس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا۔ نہ یہ کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذا نہ دے۔ بھلا اگر کوئی شخص جناب دہلوی و تھانوی صاحبان کو ایسا لفظ کہے تو کیا وہ اسے اچھا جان سکتے ہیں؟ یا اس سے ایذا نہ پائیں گے؟ کیا لفظ کان تک آتے ہی ذہن کو اپنے ظاہر متبادر معنی کی طرف فوراً متوجہ نہیں کرتا؟ اور جب وہ دشنام و قبیح ہیں تو کیا ایذا نہ دیں گے؟ قطعاً دیں گے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر مکابر... تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور ایذا پانا نہ تعین پر موقوف نہ خاص معنی قبیح نیتِ قائل جاننے پر دلیل۔ (ص: ۳۲، ۳۳)

اسی میں ہے: جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر نہ کریں گے تو یا احتمال نہ مانیں گے، معنی کفر میں متعین جانیں گے یا اطلاع نیت کے بعد۔ یہ ہے وہ جو صفحہ ۳۳ تمہید ایمان میں ارشاد ہوا۔ نیت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ ''مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ کلام علمائے کرام کو سمجھنا عوام کو مشکل اور دیوبندیہ کو محال ہے''۔ ملاحظہ ہو کہ جہاں بحث فقہی تھی بوجہ تبین بطور فقہا تکفیر لکھی اور نیت سے بحث نہ کی۔ اور جب مسلک متکلمین ومختار ذکر فرمایا۔ بوجہ عدم علم نیت تکفیر سے احتیاط کی۔ (ص: ۳۴)

پھر اسی میں ہے: ''آپ عبارت صراط مستقیم کو پوچھتے ہیں کہ اگر وہ متعین ہوتی تو آپ کس انداز سے اس عبارت کو ادا فرماتے؟'' جی اسی طرز سے جس سے امام اہل سنت و تمام علمائے حرمین نے خیابان نانوتوی و گنگوہی اور آپ تھانوی صاحبان کی تکفیر فرمائی کہ ''وہ

قطعاً یقینا کافر، مرتد، مرتد، مرتد۔اور جو ان کو مسلمان جانے بلکہ ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر، کافر، کافر۔(ص:۳۷)

پھر اسی میں سائل کو اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ ''عبارت مستقیم متعین کیوں نہیں؟''

ارشاد فرمایا ہے: صراط مستقیم کا نا متعین ہونا یوں کہ وہ اجلۂ اکابر بندگان خدا کہ بفضلہٖ تعالیٰ لایخافون لومۃ لائم کے مصداق ہیں، جو ان مرتدین کے جیتے جی ان کو کافر و مرتد کہہ رہے ہیں اور مرتدین کو کچھ نہیں بن آتی کہ اپنا کفر اٹھائیں، انھوں نے مردہ دہلوی کی تکفیر سے کف لسان فرمایا۔اگر دہلوی کی عبارت بھی متعین ہوتی تو اس مرے ہوئے کا کیا خوف تھا کہ اس کی تکفیر قطعی کلامی سے کفِ لسان فرماتے۔(ص:۳۸)

الغرض مولانا اسماعیل دہلوی کی عبارتوں میں ظاہر کے خلاف معنی کا احتمال عن دلیل تو نہیں، مگر احتمال بلا دلیل موجود ہے۔اس لئے وہ عبارتیں فی حد ذاتہ معنی کفری میں عند المتکلمین صریح نہیں۔ہاں عند الفقہا صریح ہیں۔

علامہ فضل حق وغیرہ اور مولانا اسماعیل کی تکفیر کلامی جزمی:

لیکن علامہ فضل حق خیر آبادی وغیرہ مولانا اسماعیل دہلوی کے ہم عصر تھے، انہوں نے مولانا اسماعیل سے مواخذے فرمائے، الزام دئے، مناظرے کئے جس میں مولانا اسماعیل صاحب کوئی احتمال بلا دلیل بھی نہ بتا سکے اور تاویل بعید سے عاجز رہے۔

سیف الجبار میں ہے: مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی........نے ہر طرح مولوی اسماعیل کے روبرو اُن کا ردو ابطال کیا اور تکفیر کی نوبت تحریر کی آئی۔مسئلہ شفاعت میں مولوی اسماعیل نے حرکت مذبوحی کچھ جواب میں کی، آخر کو عاجز و ساکت ہو گئے۔(ص:۵۸، ۵۹)

جس سے علامہ فضل حق وغیرہ کے نزدیک مولانا اسماعیل دہلوی کی عبارتوں میں ظاہر کے خلاف معنی کا احتمال بلا دلیل بھی نہ رہا اور وہ عبارتیں توہین کے معنوں میں مفسر و متعین ہو گئیں۔

المعتمد المستند میں ہے:

فان القرائن السابقة والاحقة ربما تعين على تعين المراد. (ص: ١٦٤)

ترجمہ: بسا اوقات قرائن سابقہ ولاحقہ معنیٔ مراد کی تعیین پر معین ہوتی ہیں

مسلم الثبوت میں ہے:

إن القرينة قد تفيد القطع. (فواتح الرحموت ج۲،ص۱۶۶)

کبھی قرینہ بھی یقین کا افادہ کرتا ہے۔

اسی میں ہے:

وأنت لايذهب عليك ان القرائن الخارجية ربّما تفيد العلم عادة.

(ج:۲، ص: ۲۱۲)

تم سے یہ بات مخفی نہیں کہ بسا اوقات قرائن خارجیہ سے بھی یقین حاصل ہوجاتا ہے۔

شرح فقہ اکبر اور حاشیۂ چلپی کے حوالوں سے گزشتہ صفحات میں لکھا جاچکا ہے کہ:

لو لم يصدق مثلا عند سوالها فهو كافر عند الجمهور.

ترجمہ: جو شخص مثلاً نماز کی فرضیت کے بارے میں پوچھے جانے پر تصدیق نہ کرے وہ جمہور کے نزدیک کافر ہوگا۔

اس لئے علامہ فضل حق خیرآبادی وغیرہ نے مولانا اسماعیل دہلوی کی تکفیر یقینی وکلامی کی اور ارشاد فرمایا:

جواب سوال دوم این ست کہ کلام او بلا تردد واشتباہ بر استخفاف منزلت وجاہ آن سرور مقربان بارگاہ حضرت الٰہ وانتقاص شان سائر انبیاء و ملائکہ و اصفیا وشیوخ و اولیاء اشتمال دلالت دارد چناں کہ در مقام ثالث مذکورہ و فیما سبق مبرہن ومسطور است۔ جواب سوال ثالث این ست کہ قائل ایں کلام لاطائل ازروئے شرع مبین بلاشبہ کافر و بے دین است، ہرگز مومن ومسلمان نیست وحکم او شرعاً قتل وتکفیر است وہر کہ در کفر او شک آرد یا تردد دارد یا ایں استخفاف را سہل انگارد کافر و بے دین و نامسلمان ولعین است۔ (ص:۶۰)

ترجمہ: دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کا کلام یقینا بارگاہ الٰہی کے مقربین کے سردار کی منزلت وجاہ کے استخفاف پر مشتمل نیز اور بھی انبیاء، ملائکہ، اصفیا، مشائخ اور اولیا کی تنقیص پر دال ہے جیسا کہ مقام ثالث میں مذکور اور ماقبل میں دلائل سے ثابت ہوا۔ تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کا قائل شرع مبین کے اعتبار سے یقیناً کافر و بے دین ہے، ہرگز مومن ومسلمان نہیں۔ شرعاً اس کے لئے حکم قتل وتکفیر ہے جو اس کے کفر میں شک کرے یا

متردد ہو یا اس کے اس استخفاف کو معمولی سمجھے وہ بھی کافر و بے دین اور نا مسلمان ولعین ہے۔

تنبیہ: امام احمد رضا کا زمانہ ان حضرات کے بہت بعد کا زمانہ تھا، ان حضرات نے اسماعیل دہلوی سے یہ مناظرہ ''تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی'' جس کا سن تصنیف ۱۲۴۰ھ ۱۸۲۵ء ہے اس سے پہلے کیا ہے۔ جب کہ امام احمد رضا ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تو امام احمد رضا کو علامہ فضل حق وغیرہ کے نزدیک مولانا اسماعیل دہلوی کی ان عبارتوں کے توہین وتنقیص کے معنوں میں متعین ہوجانے کی اطلاع تواتر کے طور پر نہیں ہوئی۔

شبہ: اگر کہا جائے کہ سیف الجبار جس میں یہ مندرج ہے کہ ''مولوی اسماعیل دہلوی سے مناظرہ ومواخذہ ہوا اور وہ اپنی عبارتوں کا کوئی ایسا مطلب نہ بتا سکا جو اسے کفر سے بچا سکے'' اسی زمانہ میں چھپ چکی تھی اس لئے امام احمد رضا کو اس کا ثبوت تواتر کے طور پر ضرور مل گیا ہوگا۔

شبہ کا ازالہ: تو عرض ہے کہ کسی کتاب میں مندرج کسی بات کا ثبوت تواتر کے طور پر کب ہوتا ہے؟ اس سلسلہ میں ''الفیوضات الملکیۃ'' کے حوالہ سے ایک عبارت گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔ دوسری عبارت فتاویٰ رضویہ میں یہ ہے:

''کتاب کا چھپ جانا اسے متواتر نہیں کر دیتا کہ چھاپے کی اصل وہ نسخہ ہے جو کسی الماری میں ملا۔ اس سے نقل کر کے کاپی ہوئی .... علماء کے نزدیک ادنیٰ درجۂ ثبوت یہ تھا کہ ناقل کے لئے مصنف تک سند مسلسل، متصل بذریعۂ ثقات ہو .... علماء کرام کا اجماع ہے کہ آدمی جس بات کی سند متصل نہ رکھتا ہو، اس کا نقل اسے حلال نہیں۔ ہاں! اگر اس کے پاس نسخۂ صحیحہ معتمدہ ہو کہ خود اس نے یا کسی ثقہ معتمد نے خود اصل نسخۂ مصنف سے مقابلہ کیا یا اس نسخۂ صحیحہ معتمدہ سے جس کا مقابلہ اصل نسخۂ مصنف یا اور ثقہ نے کیا۔ وسائط زیادہ ہوں تو سب کا اسی طرح کے معتمدات ہونا معلوم ہو تو یہ بھی ایک طریقۂ روایت ہے۔ اور ایسے نسخہ کی عبارت کو مصنف کا قول بتانا جائز .... یہ اتصال سند اصل، وہ شئی ہے جس پر اعتماد کر کے مصنف کی طرف نسبت جائز ہو سکے اور متاخرین نے کتاب کا علما میں ایسا مشہور ومتداول ہونا جس سے اطمینان کہ اسمیں تغیر وتحریف نہ ہوئی، اسے بھی اتصال سند جانا اور وہ ایسا ہی ہے .... تداول کے یہ معنی کہ کتاب جب سے اب تک علما کے درس وتدریس یا نقل وتمسک یا ان کی مطمح

نظر رہی ہو۔جس سے روشن ہو کہ اس کے مقامات ومقالات علما کے زیر نظر آ چکے اور وہ بحالت موجودہ اسے مصنف کا کلام مانا کئے۔زبان علما میں صرف وجود کتاب کافی نہیں کہ وجود و تداول میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ پُر ظاہر کہ یہاں دونوں باتیں مفقود ہیں۔تداول در کنار کوئی سند متصل بھی نہیں نہ کہ تواتر جو ایسی نسبت کے لئے لازم ہے۔رہا وجود نسخ،انصافاً متعدد بلکہ کثیر ووافر قلمی نسخے موجود ہونا بھی ثبوت تواتر کو بس نہیں۔جب تک ثابت نہ ہو کہ یہ سب نسخے جدا جدا اصل مصنف سے نقل ہوئے۔ورنہ ممکن کہ بعض نسخ محرفہ ان کی اصل ہوں۔ان میں الحاق ہوا ہو اور یہ ان سے نقل در نقل ہو کر کثیر ہو گئے۔(ج۶:ص:۳۰۸۔۳۱۰)

اور''سیف الجبار''میں مندرج یہ بات تواتر کے اس معیار پر نہیں اترتی ہے اور اگر علی سبیل التنز ل فرض بھی کر لیا جائے کہ امام احمد رضا کو''سیف الجبار'' کی اس عبارت کا علم تواتر کے طور پر ہو چکا تھا تو بھی مولانا اسماعیل دہلوی کے تاویل نہ کر سکنے کا علم تواتر کے طور پر نہیں ہوا کیوں کہ یہ روایت امام احمد رضا تک سیف الجبار کے مصنف حضرت علامہ فضل رسول بدایونی کے ذریعہ پہنچی اور علامہ فضل رسول باآں علم وفضل بھی فرد واحد ہیں۔اس لئے یہ خبر،خبر واحد ہی ہے۔

امام احمد رضا اور مولانا اسماعیل دہلوی کی تکفیر کلامی جزمی سے سکوت:

بہر حال امام احمد رضا کو یہ خبر بذریعۂ تواتر نہیں ملی کہ مولانا اسماعیل دہلوی اپنی عبارتوں کی کوئی تاویل بعید بھی نہ کر سکے۔ہاں! خبر واحد کے ذریعہ یہ اطلاع ضرور ملی مگر خبر واحد کی بنیاد پر کسی کی تکفیر کلامی نہیں ہو سکتی۔اس لئے امام احمد رضا نے مولانا اسماعیل کی تکفیر کلامی سے کفِ لسان کیا اور احتیاطاً سکوت فرمایا۔

المعتمد المستند میں ہے:

و الاکفار لایجوز إلا إذا تحقق لنا قطعا انه مکذب أو مستخف ولا قطاع إلا فی الضروریات لان فی غیرها له أن یقول لم یثبت عندی اما إذا اقربا لثبوت ثم جهد فقد علم التکذیب ولا وجه حینئذ للتوقف فی الا کفار لحصول العلم بوجود المدار. (ص:۲۲۲، ۲۲۳)

ترجمہ:جب تک یقینی طور پر ثابت نہ ہو جائے کہ فلاں شخص نے دین کی تکذیب یا

استخفاف کیا ہے اس وقت تک اس کی تکفیر روا نہیں۔ اور یقین صرف بدیہیات میں ہوتا ہے۔ کیوں کہ غیر بدیہی بات کے تعلق سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ میرے نزدیک یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے۔ ہاں! ثبوت کا اقرار کر کے انکار کرے تو یقین ہو جائے گا کہ وہ تکذیب کر رہا ہے۔ اس لئے اب توقف کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ مدار کفر کا یقین ہو گیا۔

ایک سوال: یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ ائمۂ کرام کے اجماعی ارشاد "من شك فى كفره و عذابه فقد كفر" میں لفظ ''من'' عام ہے، جس کے عموم کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر شک کرنے والے سے متعلق حکم کفر ہو۔ مگر مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق بعض شک کرنے والے سے متعلق تو حکم کفر ہوتا ہے اور بعض شک کرنے والے سے متعلق حکم کفر نہیں ہوتا۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ "من شك فى كفره و عذابه فقد كفر" میں "ہ" ضمیر کا مرجع ''منکر ضروریات الدین'' ہے تو معنی یہ ہوئے کہ "من شك فى كفر منكر ضروريات الدين و عذابه فقد كفر" اور جس کے نزدیک منکر ضروریات دین ہونا، بداہۃً متحقق نہ ہوا، وہ اگر شک کرتا ہے تو در اصل وہ "من شك فى كفره و عذابه" کا مصداق ہی نہیں۔ اس لئے "من" کا عموم اس کو شامل نہیں۔ نہ یہ کہ "من" کا عموم تو اس کو شامل ہے، پھر بھی حکم کفر اس سے متعلق نہیں۔ چنانچہ اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر قرآن کریم میں ارشاد ربانی "من دخله كان آمنا" ہے جس کے معنی ہیں "من دخله بعد ما صار مباح الدم" اور جو پہلے سے مباح الدم نہ ہو وہ "من دخله" کا مصداق نہیں اس لئے "من" کا عموم اس کو شامل نہیں نہ یہ کہ "من" کا عموم اس کو شامل ہے پھر بھی حکم امن اس سے متعلق نہیں۔ نور الانوار میں ہے:

وكذا القاتل بعد الدخول فيه إذ معنى قوله و من دخله كان آمنا بعد ما صار مباح الدم. (ص: ۷۰)

جو خانۂ کعبہ میں داخل ہو کر قتل کرے گا، وہ مامون نہیں ہوگا کیونکہ آیۂ کریمہ کا معنی یہ ہے کہ جو مباح الدم ہو کر خانۂ کعبہ میں داخل ہوگا وہ مامون ہے۔ و هو تعالىٰ اعلم

فقیر محمد مطیع الرحمن رضوی غفرلہ

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۱)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۷)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۸)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۹)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۰)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۱)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۲)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۳)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۴)	کلام میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۵)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۶)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۷)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۸)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۹)	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۰)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۱)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۲)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۳)	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۵)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۶)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۷)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۲۸)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۹)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۰)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۱)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۲)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۳)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۴)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۵)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۶)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۸)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۹)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۰)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۱)	کلام میں بلا دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۲)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۳)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۴)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۵)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۶)	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۷)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۸)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۹)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۰)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۱)	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۲)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۳)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۴)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۵۵)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۶)	دینی بات میں احتمال	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۷)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۸)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۹)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۰)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۱)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۲)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۳)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۵)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۶)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۸)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۹)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۷۰)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۷۱)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۷۲)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۷۳)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۷۴)	تکلم میں عن دلیل	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۷۵)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۷۶)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۷۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۷۸)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۷۹)	متکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۸۰)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۸۱)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۸۲)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۸۳)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۸۴)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۸۵)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۸۶)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۸۷)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۸۸)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۸۹)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۹۰)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۹۱)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۹۲)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۹۳)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۹۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۹۵)	کلام میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۹۶)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۹۷)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۹۸)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۹۹)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۰۰)	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۰۱)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۰۲)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۰۳)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۰۴)	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۰۵)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۰۶)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۰۷)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۰۸)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۱۰۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	دینی بات میں احتمال
(۱۱۰)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	
(۱۱۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	
(۱۱۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل	
(۱۱۳)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	
(۱۱۴)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	
(۱۱۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل	
(۱۱۶)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل	
(۱۱۷)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل	
(۱۱۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل	
(۱۱۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل	
(۱۲۰)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	
(۱۲۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۲۲)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	
(۱۲۳)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل	
(۱۲۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل	
(۱۲۵)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	
(۱۲۶)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	
(۱۲۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۲۸)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	
(۱۲۹)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل	
(۱۳۰)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل	
(۱۳۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۳۲)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	
(۱۳۳)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	
(۱۳۴)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	
(۱۳۵)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل	

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۱۳۶)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۳۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۳۸)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۳۹)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۴۰)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۴۱)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۴۲)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۴۳)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۴۴)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۴۵)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۴۶)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۴۷)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۴۸)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۴۹)	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۵۰)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۵۱)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۵۲)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۵۳)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۵۴)	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۵۵)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۵۶)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۵۷)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۵۸)	کلام میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۵۹)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۶۰)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۶۱)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۶۲)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۱۶۳)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۶۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۶۵)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۶۶)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۶۷)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۶۸)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۶۹)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۷۰)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۷۱)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۷۲)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۷۳)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۷۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۷۵)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۷۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۷۷)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۷۸)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۷۹)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۸۰)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۸۱)	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۱۸۲)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۸۳)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۸۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۸۵)	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۸۶)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۸۷)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۸۸)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۱۸۹)				

دینی بات کے انکار میں احتمال

نمبر				
(۱۹۰)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۱۹۱)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۹۲)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۹۳)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۱۹۴)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۱۹۵)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۱۹۶)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۱۹۷)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۱۹۸)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۱۹۹)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۰۰)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۰۱)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۰۲)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۰۳)	کلام میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۰۴)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۰۵)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۰۶)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۰۷)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۰۸)	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۰۹)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۱۰)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۱۱)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۱۲)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۱۳)	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۱۴)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۱۵)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۱۶)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۲۱۷)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۱۸)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۱۹)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۲۰)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۲۱)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۲۲)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۲۳)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۲۴)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۲۵)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۲۶)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۲۷)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۲۸)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۲۹)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۳۰)	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۳۱)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۳۲)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۳۳)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۳۴)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۳۵)	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۳۶)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۳۷)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۳۸)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۳۹)	کلام میں بلا دلیل	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۴۰)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۴۱)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۴۲)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۴۳)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۲۴۴)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۴۵)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۴۶)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۴۷)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۴۸)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۴۹)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۵۰)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۵۱)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۵۲)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۵۳)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۵۴)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۵۵)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۵۶)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۵۷)	کلام میں بلا دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۵۸)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۵۹)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۶۰)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۶۱)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۶۲)	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۶۳)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۶۴)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۶۵)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۶۶)	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۶۷)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۶۸)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۶۹)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۷۰)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

نمبر				
(۲۷۱)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۷۲)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۷۳)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۷۴)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۷۵)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۷۶)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۷۷)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۷۸)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۷۹)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۸۰)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۸۱)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۲۸۲)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۸۳)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۸۴)	کلام میں بلا دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۸۵)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۸۶)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۸۷)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۲۸۸)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۸۹)	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۹۰)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۲۹۱)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۲۹۲)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۲۳۳)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۹۴)	متکلم میں عن دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۹۵)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۲۹۶)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۲۹۷)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۲۹۸)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۲۹۹)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۰۰)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۰۱)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۰۲)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۰۳)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۰۴)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۰۵)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۰۶)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۰۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۰۸)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۰۹)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۱۰)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۱۱)	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۱۲)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۱۳)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۱۴)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۱۵)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۱۶)	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۱۷)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۱۸)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۱۹)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۲۰)	کلام میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۱۲)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۲۲)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۲۳)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۲۴)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۳۲۵)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۲۶)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۲۷)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۲۸)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۲۹)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۳۰)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۳۱)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۳۲)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۳۳)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۳۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۳۵)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۳۶)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۳۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۳۸)	کلام میں بلا دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۳۹)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۴۰)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۴۱)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۴۲)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۴۳)	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۴۴)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۴۵)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۴۶)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۴۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۲۴۸)	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۴۹)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۵۰)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۵۱)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۳۵۲)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۵۳)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۵۴)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۵۵)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۵۶)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۵۷)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۵۸)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۵۹)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۶۰)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۶۱)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۶۲)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۶۳)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۶۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۶۵)	کلام میں بلا دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۶۶)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۶۷)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۶۸)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۶۹)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۷۰)	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۷۱)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۷۲)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۷۳)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۷۴)	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۷۵)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۷۶)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۷۷)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۷۸)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۳۷۹	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۸۰	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۸۱	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۸۲	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۸۳	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۸۴	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۸۵	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۸۶	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۸۷	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۸۸	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۳۸۹	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۳۹۰	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۳۹۱	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۹۲	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۳۳	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۳۹۴	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۳۹۵	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۳۹۶	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۳۹۷	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۳۹۸	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۳۹۹	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۰۰	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۰۱	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۰۲	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۰۳	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۰۴	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۰۵	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

تکلم میں بلا دلیل

متکلم میں بلا دلیل

کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

دینی بات میں احتمال

کلام میں عن دلیل

تکلم میں عن دلیل

متکلم میں بلا دلیل

(۴۰۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۰۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۰۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۰۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۱۰)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۱۱)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۱۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۱۳)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۱۴)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۱۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۱۶)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۱۷)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۱۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۱۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۲۰)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۲۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۲۲)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۲۳)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۲۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۲۵)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۲۶)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۲۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۲۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۲۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۳۰)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۳۱)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۳۲)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۴۳۳)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۳۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۳۵)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۳۶)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۳۷)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۳۸)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۳۹)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۴۰)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۴۱)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۴۲)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۴۳)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۴۴)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۴۵)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۴۶)	کلام میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۴۷)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۴۸)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۴۹)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۵۰)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۵۱)	متکلم میں عن دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۵۲)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۵۳)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۵۴)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۵۵)	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۵۶)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۵۷)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۵۸)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۵۹)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۴۶۰	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۶۱		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۶۲		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۶۳		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۶۴		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۶۵		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۶۶		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۶۷		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۶۸		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۶۹		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۷۰		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۷۱		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۷۲		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۷۳	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۷۴		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۷۵		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۷۶		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۷۷		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۷۸	متکلم میں عن دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۷۹		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۴۸۰		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۴۸۱		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۸۲	کلام میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۸۳		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۸۴		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۸۵		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۸۶		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۴۸۷)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۴۸۸)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۸۹)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۹۰)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۹۱)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۹۲)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۹۳)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۴۹۴)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۴۹۵)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۴۹۶)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۴۹۷)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۴۹۸)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۴۹۹)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۰۰)	کلام میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۰۱)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۰۲)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۰۳)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۰۴)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۰۵)	تکلم میں عن دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۰۶)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۰۷)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۰۸)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۰۹)	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۱۰)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۱۱)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۱۲)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۱۳)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۵۱۴)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۱۵)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۱۶)	دینی بات میں احتمال	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۱۷)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۱۸)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۱۹)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۲۰)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۲۱)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۲۲)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۲۳)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۲۴)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۲۵)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۲۶)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۲۷)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۲۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۲۹)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۳۰)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۱۳۱)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۳۲)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۳۳)	متکلم میں عن دلیل	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۳۴)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۳۵)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۳۶)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۳۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۳۸)	متکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۳۹)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۴۰)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

نمبر				
(۵۴۱)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۴۲)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۴۳)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۴۴)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۴۵)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۴۶)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۴۷)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۴۸)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۴۹)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۵۰)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۵۱)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۵۲)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۵۳)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۵۴)	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۵۵)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۵۶)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۵۷)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۵۸)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۵۹)	متکلم میں عن دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۶۰)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۶۱)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۶۲)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۶۳)	کلام میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۶۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۶۵)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۶۶)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۶۷)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۵۶۸)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۶۹)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۷۰)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۷۱)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۷۲)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۷۳)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۷۴)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۷۵)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۷۶)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۷۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۷۸)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۵۷۹)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۸۰)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۸۱)	کلام میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۸۲)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۸۳)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۸۴)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۵۸۵)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۸۶)	تکلم میں عن دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۸۷)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۵۸۸)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۵۸۹)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۹۰)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۹۱)	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۹۲)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۵۹۳)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۵۹۴)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۵۹۵)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۵۹۶)	دینی بات میں احتمال	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۵۹۷)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۹۸)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۵۹۹)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۰۰)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۰۱)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۰۲)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۰۳)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۰۴)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۰۵)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۰۶)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۰۷)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۰۸)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۰۹)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۱۰)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۱۱)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۱۲)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۱۳)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۱۴)	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۱۵)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۱۶)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۱۷)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۱۸)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۱۹)	متکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۲۰)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۲۱)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

دینی بات میں احتمال

کلام میں بلا دلیل

تکلم میں خلاف دلیل

متکلم میں عن دلیل

(۶۲۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۲۳)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۲۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۲۵)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۲۶)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۲۷)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۲۸)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۲۹)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۳۰)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۳۱)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۳۲)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۳۳)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۳۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۳۵)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۳۶)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۳۷)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۳۸)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۳۹)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۴۰)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۴۱)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۴۲)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۴۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۴۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۴۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۴۶)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۴۷)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۴۸)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(٦٤٩)	دینی بات میں احتمال	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(٦٥٠)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(٦٥١)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(٦٥٢)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(٦٥٣)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(٦٥٤)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(٦٥٥)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(٦٥٦)		کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(٦٥٧)		تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(٦٥٨)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(٦٥٩)		کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(٦٦٠)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(٦٦١)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(٦٦٢)	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(٦٦٣)		تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(٦٦٤)		کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(٦٦٥)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(٦٣٦)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(٦٦٧)	تکلم میں عن دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(٦٦٨)		کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(٦٦٩)		تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(٦٧٠)		کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(٦٧١)	کلام میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(٦٧٢)		کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(٦٧٣)		متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(٦٧٤)		متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(٦٧٥)		متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۶۷۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۷۷)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۷۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۷۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۸۰)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۸۱)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۸۲)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۸۳)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۸۴)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۸۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۶۸۶)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل
(۶۸۷)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل
(۶۸۸)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۸۹)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۹۰)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۹۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۹۲)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۶۹۳)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۶۹۴)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۹۵)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل
(۶۹۶)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۶۹۷)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل
(۶۹۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل
(۶۹۹)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۷۰۰)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل
(۷۰۱)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل
(۷۰۲)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل

دینی بات میں احتمال

متکلم میں بلا دلیل

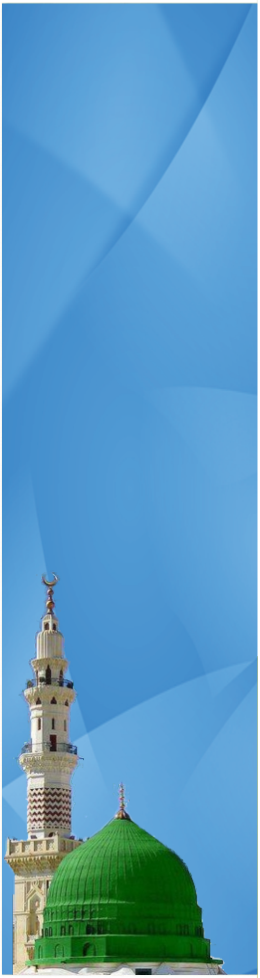
تکلم میں خلاف دلیل

کلام میں عن دلیل

دینی بات کے انکار میں احتمال

(۷۰۳)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	دینی بات میں احتمال
(۷۰۴)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	
(۷۰۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	
(۷۰۶)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل	
(۷۰۷)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	
(۷۰۸)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	
(۷۰۹)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں بلا دلیل	
(۷۱۰)	کلام میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل	
(۷۱۱)	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں بلا دلیل	
(۷۱۲)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں عن دلیل	
(۷۱۳)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں عن دلیل	
(۷۱۴)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں عن دلیل	
(۷۱۵)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	
(۷۱۶)	کلام میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل
(۷۱۷)	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل	
(۷۱۸)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل	
(۷۱۹)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	
(۷۲۰)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	
(۷۲۱)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں بلا دلیل
(۷۲۲)	کلام میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	
(۷۲۳)	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں عن دلیل	کلام میں خلاف دلیل	
(۷۲۴)	کلام میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	متکلم میں بلا دلیل	
(۷۲۵)	کلام میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	متکلم میں خلاف دلیل	کلام میں خلاف دلیل
(۷۲۶)	کلام میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	متکلم میں عن دلیل	
(۷۲۷)	متکلم میں خلاف دلیل	تکلم میں عن دلیل	کلام میں بلا دلیل	
(۷۲۸)	متکلم میں بلا دلیل	تکلم میں خلاف دلیل	کلام میں عن دلیل	
(۷۲۹)	متکلم میں عن دلیل	تکلم میں بلا دلیل	کلام میں خلاف دلیل	

شریعت کی زباں تم ہو طریقت کا بیاں تم ہو
شرف ہے جس سے دنیا کو وہ مخدومِ جہاں تم ہو



مخدومِ جہاں اکیڈمی

انتہائی مسرت کی بات ہے کہ سرزمین گھاٹ کوپر ممبئی میں سلطان المحققین مخدوم جہاں، مخدوم الملک حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری (مخدوم بہار) قدس سرہٗ کی ذاتِ بابرکات سے منسوب مخدومِ جہاں اکیڈمی کا قیام عمل میں آچکا ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ نہایت ہی قلیل مدت میں اس اکیڈمی سے متعدّد کتابیں چھپ کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ اکیڈمی کے بنیادی اغراض ومقاصد میں اسلاف واکابرِ اہلِ سنت کے علمی وتحقیقی کارناموں کو دورِ جدید کے اسالیب کی روشنی میں اُجاگر کرنا ہے۔ خصوصًا وہ اعاظم ورجال جن کے نام اور کام جمود و بے حسی کی گرد اور ملبے تلے دب کر رہ گئے، ان کی شخصیات اور ان کی روشن ترین خدمات کو از سرِ نو طباعت واشاعت کے مراحل سے گزارنا ہے۔ لہٰذا علم دوست، دردمند احباب اہلِ سنت زمانے کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے علمی و تعمیری اور مثبت و موثر کاموں کی طرف خصوصی توجہ دیں اور دستِ تعاون بڑھا کر اکیڈمی کے دست وبازو کو مضبوط کریں۔

عرض گذاران

محمد طفیل احمد مصباحی
سب ایڈیٹر ماہ نامہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
8416960925

محمد ابرار احمد قادری
رکن مخدوم جہاں کیڈمی، مکہ مسجد، گھاٹ کوپر ممبئی
8454939217

Published By:
MAKHDOOM-E-JAHAN ACADEMY
Mumbai (Maharashtra)